WED.07.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 234
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper
ناندیڑ
روزنامہ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
ورقِ تازہ
THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
بروز بدھ 7/اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 234
24/ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A.B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ووٹ چوری کر کے ملک کو ہائی جیک کیا گیا، یہ قوم سے غداری ہے

الیکشن کمیشن کے خلاف انڈیا بلاک کا مارچ، آکاشوانی بھون میں راہل گاندھی کا دھرنا، کئی اپوزیشن رہنما حراست میں

نئی دہلی: ۶/اکتوبر (ایجنسی): الیکشن کمیشن کے خلاف 'انڈیا' اتحاد کے احتجاج کے دوران لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر سخت الزامات عائد کیے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ چوری کے ذریعے ملک کو ہائی جیک کیا گیا اور کہا کہ جو کچھ ملک کے ساتھ کیا گیا ہے اسے 'قوم سے غداری' کہا جاتا ہے۔ راہل گاندھی، کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، پرینکا گاندھی، پون کھیڑا اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے آکاشوانی بھون کے احاطے میں ایک درخت کے نیچے دھرنا دیا۔ اس سے قبل 'انڈیا' اتحاد کے تقریباً 300 ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ سے الیکشن کمیشن کے دفتر تک مارچ کیا، تاہم پولیس نے انہیں راستے میں روک دیا۔ کئی اپوزیشن رہنماؤں کو حراست میں بھی لیا گیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن کے تقریباً 300 ارکان پارلیمنٹ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور دیگر الیکشن کمشنروں سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں الیکشن کمیشن کے دفتر سے چند ہی میٹر کے فاصلے پر روک دیا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر عوام کے منتخب نمائندے ہی الیکشن کمیشن سے ملاقات نہیں کر سکتے تو پھر جمہوریت کا کیا مطلب رہ جاتا ہے؟ انہوں نے کہا، 'الیکشن کمیشن کا کام انتخابات صحیح طریقے سے کرانا ہے۔ 300 ارکان پارلیمنٹ گیانیش کمار سے ملنا چاہتے ہیں، لیکن ہمیں وہاں جانے نہیں دیا جا رہا۔' راہل نے کہا کہ مودی، امت شاہ اور موہن بھاگوت نے ووٹ چوری کر کے ملک کو ہائی جیک کیا اور گیانیش کمار نے اس میں ان کی مدد کی۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ "ان لوگوں نے جو کیا ہے وہ قوم سے غداری ہے" اور کہا کہ اس معاملے میں کسی کو بھی جواب دہی سے بچنے نہیں دیا جائے گا۔ ان کے مطابق ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی ہوگی۔ احتجاج کے دوران راہل گاندھی اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے پولیس کی جانب سے لگائی گئی رکاوٹوں کو عبور کرنے کی کوشش بھی کی۔ راہل گاندھی ایک موقع پر بیریکیڈ پر چڑھ گئے اور قومی پرچم لہرایا۔ پولیس نے الیکشن کمیشن کے دفتر کی جانب بڑھنے کی کوشش کرنے والے مظاہرین کو روکنے کے لیے متعدد مقامات پر بیریکیڈنگ کر رکھی تھی۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بھی احتجاج کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے سوال کیا کہ الیکشن کمشنر اپوزیشن ارکان سے ملاقات کیوں نہیں کر رہے اور پولیس انہیں الیکشن کمیشن کے دفتر جانے سے کیوں روک رہی ہے۔ اپوزیشن کا یہ احتجاج ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) اور فارم 6 میں مبینہ تبدیلیوں کے تنازع کے پس منظر میں ہو رہا ہے۔ الیکشن کمیشن ان الزامات کو مسترد کرتا رہا ہے۔ الیکشن کمیشن کے طریقہ کار اور ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کو لے کر اپوزیشن مسلسل حملہ آور ہے۔ اسی سلسلے میں آج انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ ہاؤس سے الیکشن کمیشن ہیڈکوارٹر تک مارچ نکال رہے ہیں۔ تمام لیڈران چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس درمیان پولیس نے اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کو آگے بڑھنے سے روک دیا، جس کے بعد راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی سمیت کئی اپوزیشن لیڈران دھرنے پر بیٹھ گئے۔ پولیس اور لیڈران کے درمیان جھڑپ بھی ہوئی۔ اس دوران راہل گاندھی بیریکیڈنگ پر چڑھ کر ترنگا لہرایا۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم فیس بک پر لکھا کہ 'گیانیش انس ڈن برو۔ ٹائم ٹو ریزائن' یعنی گیانیش، بس، بہت ہو گیا بھائی۔ اب استعفیٰ دینے کا وقت ہے۔ ایک دیگر پوسٹ میں انہوں نے مارچ کی کئی تصاویر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ "گیانیش کمار نے بی جے پی کے ساتھ مل کر ووٹ چوری سے جمہوریت کے قتل کی سازش کی ہے۔ یہ ملک سے غداری ہے، استعفیٰ تو دینا ہی ہوگا۔" اس سے قبل کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے عزم ظاہر کیا ہے کہ "ہم لڑتے رہیں گے اور جیتیں گے۔" کھڑگے کے مطابق آزادی کے بعد عوام کو ووٹ کا حق ملا تھا، جسے مودی حکومت ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار حکومت کی کٹھ پتلی ہے۔ کھڑگے کا کہنا ہے کہ گیانیش کمار وہی کرتے ہیں جو مودی اور شاہ کہتے ہیں۔ اس سے جمہوریت اور آئین ختم ہو جائے گا اور تاناشاہی قائم ہوگی۔ انہوں نے موجودہ حالات پر فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "انڈیا اتحاد کے لوگ اس ناانصافی کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہم لڑتے رہیں گے اور جیتیں گے۔" مارچ کو پارلیمنٹ اسٹریٹ پر نیتی آیوگ کے دفتر کے قریب روک دیا گیا۔ جب سکیورٹی اہلکاروں نے مظاہرین کو الیکشن کمیشن کے صدر دفتر کی طرف آگے بڑھنے سے روکا تو راہل گاندھی ایک بیریکیڈ پر چڑھتے اور ترنگا لہراتے نظر آئے۔ اکھلیش یادو، ڈیرک او برائن، ابھیشیک بنرجی، ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ ساگریکا گھوش، کانگریس کی رکن پارلیمنٹ جیوتی مانی اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کو حراست میں لے کر بسوں کے ذریعے وہاں سے لے جایا گیا۔ ساگریکا گھوش نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، "ہمیں حراست میں لیا جا رہا ہے اور کسی نامعلوم مقام پر لے جایا جا رہا ہے۔" ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ اپوزیشن ووٹ دینے کے حق اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے اپنا احتجاج جاری رکھے گی۔ کانگریس صدر نے کہا، "یہ احتجاج جاری رہے گا۔ ہم آپ کے ووٹ اور آپ کی آزادی کے تحفظ کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا، "ملک کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ ووٹروں کے نام فہرست سے ہٹا دیے گئے ہیں اور ووٹ چوری کیے جا رہے ہیں۔ ہم ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے لڑ رہے ہیں اور آئندہ بھی لڑتے رہیں گے۔" کھڑگے نے کہا کہ جمہوریت کو بچانا پہلی ترجیح ہے اور اس کے بعد گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ آتا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہاں صرف 'انڈیا' اتحاد کے لوگ ہی جمع نہیں ہوئے ہیں بلکہ سب اس لیے اکٹھے ہوئے ہیں کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ ان کا ووٹ چھینا جا رہا ہے اور ان کی آزادی ختم ہوتی جا رہی ہے۔" اکھلیش یادو نے الیکشن کمیشن پر جانبداری کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اس کے فیصلے غیر جانبدار ہونے چاہئیں۔ حکمراں جماعت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے دھرمیندر یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس الزام کو مسترد کر دیا کہ اپوزیشن آئینی اداروں کو کمزور کر رہی ہے۔

عمان کے قریب تجارتی جہاز پر میزائل حملہ

۱۱/ بھارتی ملاح زخمی، بھارت نے مذمت کی

نئی دہلی: ۶/اکتوبر (ایجنسی): بھارت نے عمان کے ساحل کے قریب آبنائے ہرمز سے گزرنے والے پاناما کے پرچم والے تجارتی جہاز ایم ٹی آن چین پر میزائل حملے کی سخت مذمت کی ہے۔ اس حملے میں جہاز کے 12 عملے کے ارکان زخمی ہوئے، جن میں 11 بھارتی شہری ہیں۔ وزارت خارجہ نے خطے میں تجارتی جہازوں کو مسلسل نشانہ بنائے جانے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایسے حملوں کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال کی جانب سے منگل کو جاری بیان کے مطابق، ایم ٹی آن چین پر اس وقت میزائل یا کسی دوسرے پروجیکٹائل سے حملہ کیا گیا جب وہ آبنائے ہرمز سے گزر رہا تھا۔ جہاز پر عملے کے کل 19 ارکان موجود تھے، جن میں 17 بھارتی شہری ہیں۔ حملے میں 12 افراد زخمی ہوئے، جن میں 11 بھارتی شامل ہیں۔ بیان کے مطابق عمانی حکام کی مدد سے تمام زخمی ملاحوں کو محفوظ طریقے سے جہاز سے نکال لیا گیا ہے۔ فی الحال ان کا عمان کے خصب شہر میں علاج جاری ہے۔ بھارت نے زخمی بھارتی شہریوں کو فوری مدد اور طبی سہولت فراہم کرنے پر عمانی حکام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ اس اہم سمندری علاقے میں جہازوں پر مسلسل حملے بھارت کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔ بھارت نے خطے میں امن اور استحکام کے لیے ایسے حملوں کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ دہرایا ہے۔ وزارت نے واضح کیا کہ تجارتی جہازوں، سمندر میں کام کرنے والے ملاحوں اور شہری بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کا سلسلہ ختم ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی بین الاقوامی سمندری راستوں پر محفوظ آمدورفت اور تجارتی سرگرمیوں کو جلد از جلد معمول پر لانے کی ضرورت ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آبنائے ہرمز عالمی توانائی کی سپلائی اور سمندری تجارت کے لیے دنیا کے اہم ترین سمندری راستوں میں سے ایک ہے۔ مغربی ایشیا اور خلیجی خطے میں بڑھتی کشیدگی کے باعث گزشتہ کچھ عرصے میں تجارتی جہازوں پر حملوں کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ اس سے عالمی سپلائی چین کے ساتھ ساتھ بھارتی ملاحوں کی سیکیورٹی کے تعلق سے تشویش میں اضافہ ہو گیا ہے۔

کسی سیاسی جماعت نے ملاقات کے لیے درخواست نہیں دی: الیکشن کمیشن

نئی دہلی: ۶/اکتوبر (ایجنسی): لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کے الیکشن کمیشن کے دفتر کے قریب احتجاج کے دوران کمیشن نے منگل کو کہا کہ کسی بھی سیاسی جماعت کی جانب سے اس سے ملاقات کے لیے کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی۔ اس سے پہلے انڈیا اتحاد نے پارلیمنٹ اسٹریٹ سے الیکشن کمیشن کے دفتر تک احتجاجی مارچ کیا، جس کے دوران کافی ہنگامہ ہوا۔ راہل گاندھی، کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا اور کچھ دیگر رہنما الیکشن کمیشن کے دفتر تک پہنچنے کی کوشش کے دوران آکاشوانی بھون کے احاطے میں بیٹھ گئے۔ جب الیکشن کمیشن کے حکام سے پوچھا گیا کہ کیا راہل گاندھی سمیت 'انڈیا' اتحاد کے رہنماؤں نے کمیشن سے ملاقات کی درخواست کی تھی، تو انہوں نے کہا کہ منگل کو کسی بھی سیاسی جماعت کی جانب سے ملاقات کے لیے کوئی درخواست نہیں دی گئی تھی۔ مارچ روکے جانے کے بعد سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، ترنمول کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی اور ڈیرک او برائن سمیت اپوزیشن کے کئی رہنماؤں کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ اس سے قبل راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور کئی دیگر ارکان پارلیمنٹ کو پارلیمنٹ اسٹریٹ پر آکاشوانی بھون اور نیتی آیوگ کے دفتر کے سامنے سیکورٹی اہلکاروں نے روک دیا تھا۔ اپوزیشن رہنما چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے مارچ کر رہے تھے۔ یہ مارچ 25 ستمبر کو شائع ہونے والی اخبار انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے بعد گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کو لے کر رہنماؤں اور سماجی کارکنوں کے جاری احتجاج کا حصہ تھا۔ رپورٹ میں ایس آئی آر کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں اور الیکشن کمشنروں کے درمیان اختلافات کا دعویٰ کیا گیا تھا۔

آئینی اداروں پر حملے کا روزانہ ڈرامہ بند کرے کانگریس: کرن رجیجو

نئی دہلی: ۶/اکتوبر (ایجنسی): مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے منگل کو لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ آئینی اداروں پر بار بار حملہ کرنے سے نہ تو جمہوریت کو کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ہی کانگریس عوام کی حمایت دوبارہ حاصل کر سکے گی۔ 'انڈیا' اتحاد کے الیکشن کمیشن کے دفتر تک مارچ کے بعد رجیجو نے راہل گاندھی اور کانگریس سے کہا کہ الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ کو مسلسل نشانہ بنانے کا ان کا نام نہاد "روزانہ کا ڈرامہ" اب بند ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کو عوام کی خدمت پر توجہ دینی چاہیے تاکہ عوام کا اعتماد اور انتخابی حمایت حاصل کی جا سکے۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے رجیجو نے کہا، "کانگریس پارٹی، راہل گاندھی اور ان کے ساتھیوں کا یہ روزانہ کا ڈرامہ اب بند ہونا چاہیے۔ وہ مسلسل الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہ ڈرامہ 2014 سے مسلسل جاری ہے۔ آخر یہ کب تک چلے گا؟ جمہوریت میں اگر آپ عوام کی خدمت کرتے ہیں تو عوام آپ کو اپنا مینڈیٹ دیتے ہیں۔ جب آپ مینڈیٹ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو الیکشن کمیشن کو برا بھلا کہتے ہیں۔ جب سپریم کورٹ معافی مانگنے کو کہتی ہے تو آپ سپریم کورٹ پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کو عدلیہ پر اعتماد نہیں ہے۔ آپ الیکشن کمیشن کو بدعنوان اور حکومت کو بھی بدعنوان قرار دیتے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اس طرح کی سیاست سے نہ جمہوریت کو فائدہ ہوگا اور نہ ہی کانگریس دوبارہ مضبوط ہو سکے گی۔ رجیجو نے راہل گاندھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، "میں خاص طور پر راہل گاندھی سے کہنا چاہتا ہوں کہ مودی جی سے سیکھیں۔ بی جے پی کے ان کارکنوں سے سیکھیں جو بے لوث ہو کر مسلسل اپنے لیے نہیں بلکہ سماج اور ملک کے لیے کام کرتے ہیں۔ آپ کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے اور یہ ڈرامہ بند کرنا چاہیے۔ اگر آپ عوام کی خدمت کرتے رہیں گے تو لوگ آپ پر اعتماد کریں گے۔ ڈرامہ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔" رجیجو کا یہ بیان راہل گاندھی کی قیادت میں اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کے الیکشن کمیشن کے دفتر کی طرف مارچ کے بعد آیا۔ اپوزیشن نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے تقریباً 300 ارکان پارلیمنٹ کو الیکشن کمیشن سے ملاقات کرنے سے روک دیا گیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ منتخب نمائندوں کو انتخابی ادارے سے ملنے کی اجازت کیوں نہیں دی جا رہی۔ راہل گاندھی نے صحافیوں سے کہا تھا کہ اپوزیشن "جمہوریت کو بچانے" کے لیے الیکشن کمیشن کے دروازے پر پہنچی ہے۔ انہوں نے بی جے پی کی قیادت والی حکومت اور آئینی اداروں پر جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ اس کے جواب میں رجیجو نے حکومت میں کانگریس کے ماضی کے ریکارڈ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جس پارٹی کو کئی دہائیوں تک ملک پر حکومت کرنے کا موقع ملا، وہ آج جمہوری اداروں پر سوال اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "کانگریس پارٹی کو 55 سال تک ملک پر حکومت کرنے کا موقع ملا، جس میں ایمرجنسی کے دو سال بھی شامل ہیں۔ اس دوران ایمرجنسی نافذ کی گئی اور آئین کی تمہید میں بھی تبدیلی کی گئی۔ یہ کانگریس پارٹی کا کردار ہے اور آج وہ جمہوریت کی بات کرتی ہے۔" رجیجو نے کانگریس سے یہ بھی کہا کہ وہ غیر ملکی عناصر کی جانب سے مبینہ طور پر پھیلائے جانے والے "ہندوستان مخالف" بیانیے کو فروغ نہ دے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے غیر ملکی عناصر ملک کو کمزور کرنے، ہندوستان کے آئینی اداروں کو بدنام کرنے اور عوام کو گمراہ کرنے کے لیے ہندوستان مخالف بیانیے کو آگے بڑھاتے ہیں، اس لیے کانگریس کو کم از کم ایسے بیانیوں کی حمایت نہیں کرنی چاہیے۔

اویسی کا چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کے پینل میں چیف جسٹس کو شامل کرنے کا مطالبہ

حیدرآباد: ۶/اکتوبر (ایجنسی): آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسدالدین اویسی نے منگل کو ایک بار پھر مطالبہ کیا کہ چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کرنے والے پینل میں ہندوستان کے چیف جسٹس کو شامل کیا جائے۔ انہوں نے موجودہ تقرری کے طریقہ کار کو "سب سے بڑا مسئلہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں کی تقرری، ملازمت کی شرائط اور مدت سے متعلق 2023 کے قانون کے تحت تقرری کمیٹی میں وزیر اعظم بطور چیئرمین، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور وزیر اعظم کی جانب سے نامزد ایک مرکزی وزیر شامل ہوتے ہیں۔ حیدرآباد میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اویسی نے کہا کہ وہ دہلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف 'انڈیا' اتحاد کے احتجاج میں شامل نہیں ہوئے، کیونکہ اے آئی ایم آئی ایم اس اتحاد کا حصہ نہیں ہے۔ اویسی نے کہا، "میں وہاں نہیں گیا کیونکہ میں اس اتحاد کا حصہ نہیں ہوں۔ بیگانی شادی میں میرا کیا کام؟ چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب کا موجودہ طریقہ کار غلط ہے۔ یہ پوری طرح حکومت کے حق میں ہے۔ اس طریقہ کار کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کا انتخاب سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ یہ غلط ہے اور اسے درست کرنا ہوگا۔" انہوں نے ایک بار پھر ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی یعنی ایس آئی آر کو "پچھلے دروازے سے این آر سی" قرار دیا۔ اویسی نے کہا کہ بہار میں ایس آئی آر کے دوران بھی انہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ انہوں نے کہا، "میں مطالبہ کرتا ہوں کہ چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب سے متعلق قانون تبدیل کیا جائے۔ چیف جسٹس، وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف مل کر چیف الیکشن کمشنر کا انتخاب کریں۔ یہ ایس آئی آر غلط ہے۔ میرا ماننا ہے کہ ایس آئی آر پچھلے دروازے سے این آر سی لانے کی کوشش ہے۔" گزشتہ ماہ سپریم کورٹ میں 2023 کے اس قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر اختلاف سامنے آیا تھا۔ اس قانون میں چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں کی تقرری کے پینل سے چیف جسٹس کو ہٹا دیا گیا ہے۔ عدالت کے سامنے سوال یہ تھا کہ آیا اس معاملے کو پانچ ججوں کی بڑی بنچ کے حوالے کیا جائے یا نہیں۔ جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس ستیش چندر شرما کی دو رکنی بنچ اس معاملے پر مختلف رائے رکھتی تھی۔ جسٹس دتا نے معاملے کو بڑی بنچ کے حوالے کرنے کی درخواست مسترد کر دی، جبکہ جسٹس شرما نے کہا کہ اس معاملے پر آئینی بنچ کو غور کرنا چاہیے۔ تاہم دونوں ججوں نے اتفاق رائے سے ہدایت دی کہ معاملہ چیف جسٹس ہند کے سامنے رکھا جائے تاکہ وہ مناسب تعداد والی آئینی بنچ کی تشکیل پر غور کریں۔ بنچ نے کہا کہ پہلے معاملے کو تین رکنی بنچ کے پاس بھیجنے سے کارروائی غیر ضروری طور پر تاخیر کا شکار ہوگی۔

پنجاب میں بدعنوانی اور امن وقانون کی صورتحال پر بی جے پی کا مان حکومت پر حملہ

دہلی: ۶/اکتوبر (ایجنسی): بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی ترجمان اور لوک سبھا کے رکن ڈاکٹر سمبت پاترا نے پیر کو پنجاب کی عام آدمی پارٹی (عاپ) حکومت کو بدعنوانی اور بگڑتی ہوئی امن وقانون کی صورتحال پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ سمبت پاترا نے ایک پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا کہ پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی جانب سے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کے او ایس ڈی رنبیر سنگھ گمان اور ان کے قریبی لوگوں پر عائد بدعنوانی کے الزامات کی سی بی آئی سے تحقیقات کرانے کی ہدایت دیا جانا ریاستی حکومت میں مبینہ بدعنوانی کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے ایک مفاد عامہ کی عرضی کی سماعت کے دوران او ایس ڈی اور ان کے قریبی افراد پر عائد بدعنوانی کے الزامات کی سی بی آئی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سی بی آئی کو تقریباً دو ماہ میں تحقیقات مکمل کر کے رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ بی جے پی ترجمان نے الزام لگایا کہ او ایس ڈی اور بعض دیگر افسران مبینہ طور پر حکومت کی جانب سے فراہم کیے جانے والے فوائد لوگوں تک پہنچانے میں بچولیوں کا کردار ادا کر رہے تھے اور اس کے بدلے رشوت لیے جانے کے الزامات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان الزامات کے سلسلے میں وکیل نکھل شراف نے ہائی کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی دائر کی تھی۔

بنگال میں ایس آئی آر اپیل پورٹل کی خامیاں بے نقاب

۱۱/ سابق ہائی کورٹ ججوں نے الیکشن کمیشن کو گنوائیں سنگین خامیاں

نئی دہلی: ۶/اکتوبر (ایجنسی): مغربی بنگال میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران ووٹر لسٹ سے نام حذف کیے جانے کے خلاف اپیلوں کی سماعت کے لیے بنائے گئے ٹریبونلز کے آن لائن پورٹل میں سنگین خامیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق مختلف ہائی کورٹس کے 11 سابق ججوں نے اگست میں ہونے والی ایک میٹنگ کے دوران پورٹل کی متعدد خامیوں پر تشویش ظاہر کی۔ رپورٹ کے مطابق ان خامیوں میں فریقین کو نوٹس بھیجنے، اضافی دستاویزات محفوظ کرنے، ورچوئل سماعت کرنے، ٹریبونل کے احکامات کی مصدقہ کاپی فراہم کرنے اور کاغذی شکل میں دائر اپیلوں کا ڈیجیٹل ریکارڈ رکھنے کی سہولت کا فقدان شامل ہے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت پر مغربی بنگال میں 19 اپیلی ٹریبونلز قائم کیے گئے تھے۔ یہ ٹریبونلز ان ووٹروں کی اپیلوں کی سماعت کر رہے ہیں جن کے نام ایس آئی آر کے بعد ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے ستمبر میں سپریم کورٹ کو بتایا تھا کہ تقریباً 38 لاکھ اپیلیں زیر التوا ہیں۔ ان میں 16 لاکھ اپیلیں نام دوبارہ حذف کرنے سے متعلق ہیں، جبکہ 22 لاکھ اپیلیں نام بحال کرنے سے متعلق ہیں۔ کمیشن کے مطابق 19 ٹریبونلز نے چار ماہ میں صرف 06.1 لاکھ اپیلوں کا فیصلہ کیا، جن میں سے تقریباً 93 فیصد معاملات میں ووٹروں کے نام بحال کرنے کا فیصلہ ہوا۔ رپورٹ میں سابق ججوں کی جانب سے پورٹل میں نوٹس کے نظام کو ایک بڑی خامی قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مطابق بار بار درخواست اور یاد دہانی کے باوجود فریقین کو براہ راست یا مناسب چینل کے ذریعے نوٹس بھیجنے کے لیے کوئی موثر مشترکہ نظام تیار نہیں کیا گیا۔ مئی میں نوٹس کا ایک فارمیٹ بھی منظور کیا گیا تھا لیکن اسے نافذ نہیں کیا گیا۔ ججوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ اگر ٹریبونل کو مزید دستاویزات درکار ہوں تو انہیں پورٹل پر محفوظ کرنے کا مناسب انتظام نہیں ہے۔ بعض ٹریبونلز کو اضافی دستاویزات کے لیے ای میل کے ذریعے ضلعی حکام سے رابطہ کرنا پڑ رہا ہے، جس کا ردعمل بھی تسلی بخش نہیں بتایا گیا۔ اسی طرح پورٹل پر ورچوئل سماعت کی سہولت بھی موجود نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اپیل کا فیصلہ ہونے کے بعد کسی معاملے کو دوبارہ پورٹل پر لانے کی گنجائش نہیں، چاہے عدالتی حکم یا کسی اور وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہو۔ سابق ججوں نے ٹریبونل کے احکامات کی مصدقہ کاپی حاصل کرنے یا انہیں پورٹل سے ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت نہ ہونے پر بھی سوال اٹھایا۔

ڈاکٹر ذیشان آرتھوپیڈیک ہاسپٹل
آرتھوپیڈیک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
M.B.B.S., M.S.(Ortho)
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon
ہماری خصوصیات:
(Knee and Hip Joint Replacement)
(Complex Fracture Treatment)
(Arthroscopy Surgery)
(Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
(Treatment of bone infections and tumors)
(Neck Pain, Spondylosis) (Arthritis)
Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc)
(Treatment of pediatric bone diseases)
Fracture
Joint Pain
Spine
Arthritis
Trauma Care
7406807844
OPD
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

آخری سہارا

(افسانہ)

از: الطاف احمد آمبوری

رابطہ: 9952391661

صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ اولڈ ایج ہوم کے وسیع برآمدے میں کرسیاں ترتیب سے رکھی تھیں۔ کچھ بزرگ اخبار پڑھ رہے تھے، کچھ خاموشی سے سامنے کی سڑک کو تک رہے تھے اور چند ایک آپس میں دھیمی آواز میں گفتگو کر رہے تھے۔ زبیدہ ایک کونے میں رکھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے دروازے کی طرف نظریں جمائے ہوئی تھی۔

ان کے ہاتھ میں پرانی سی گھڑی تھی۔ وہ بار بار وقت دیکھتی، پھر دروازے کی طرف دیکھنے لگتی۔ امجد نے بستر پر لیٹے لیٹے پوچھا:

"آج پھر دروازے کی طرف دیکھ رہی ہو؟"

زبیدہ نے چونک کر امجد کی طرف دیکھا۔

"نہیں تو، بس ایسے ہی۔"

امجد ہلکا سا مسکرائے۔

"اتنے برسوں سے تمہیں جانتا ہوں۔ جب تم یوں دروازے کو دیکھتی ہو تو کسی کا انتظار کر رہی ہوتی ہو۔"

زبیدہ نے نظریں چرالیں۔

"بیٹے کی ماں ہوں۔ انتظار تو رہے گا نا۔"

امجد نے ایک لمبی سانس لی۔ "وہ آئے گا؟"

زبیدہ نے فوراً جواب دیا: "کیوں نہیں آئے گا؟"

"تمہیں واقعی یقین ہے؟"

زبیدہ چند لمحے خاموش رہی۔ پھر دھیمی آواز میں بولی: "ماں باپ کو اپنے بچوں پر یقین رکھنے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

امجد خاموش ہو گئے۔

دور کہیں گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔

کچھ ماہ پہلے تک یہی دونوں ایک آباد گھر میں رہتے تھے۔

بیٹا عمران، بہو نادیہ اور بچے اکثر آیا کرتے تھے۔ ایک شام عمران کھانے کی میز پر بیٹھا تھا۔ زبیدہ نے اس کی پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے کہا:

"اور لو بیٹا تمہیں یہ بہت پسند ہے۔"

عمران نے مسکرا کر کہا:

"امی! آپ کو اب بھی میری پسند یاد ہے؟"

زبیدہ ہنسی۔

"ماں بھلا اپنے بیٹے کی پسند کیسے بھول سکتی ہے؟"

نادیہ نے ایک نظر عمران کی طرف دیکھا اور پھر بولی: "امی، ابو... آپ دونوں کی طبیعت اب پہلے جیسی نہیں رہی۔"

زبیدہ نے فوراً پوچھا: "کیوں؟ کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں امی۔ بس ہم سوچ رہے تھے کہ آپ دونوں کو اب اکیلے نہیں رہنا چاہیے۔"

امجد نے عمران کی طرف دیکھا۔

"تو کیا سوچا ہے؟"

عمران کچھ دیر خاموش رہا۔

پھر بولا: "ایک جگہ ہے... اولڈ ایج ہوم۔ بہت اچھا ہے۔ صاف ستھرا ہے، ڈاکٹر بھی ہیں، نرسیں بھی۔ آپ دونوں کی اچھی دیکھ بھال ہوگی۔"

زبیدہ کا چہرہ جیسے پتھر کا ہو گیا۔

"بیٹا، تم ہمیں وہاں چھوڑ آؤ گے؟"

"امی، ایسی بات نہیں ہے۔"

"تو پھر کیسی بات ہے؟"

عمران نے بے بسی سے کہا:

"امی، میری بھی اپنی ذمہ داریاں ہیں۔"

امجد نے پہلی بار اپنی آواز بلند کی۔

"ذمہ داریاں؟" "جی ابو۔"

"جب تم چھوٹے تھے تو ہماری بھی ذمہ داریاں تھیں۔"

عمران خاموش ہو گیا۔

امجد نے آہستہ سے کہا: "تمہیں یاد ہے تمہاری پہلی اسکول فیس دینے کے لیے میں نے کتنی راتیں اضافی کام کیا تھا؟"

"یاد ہے ابو۔"

"اور جب تم یونیورسٹی میں داخل ہوئے تو میں نے اپنی دکان کا آدھا حصہ بیچ دیا تھا۔"

عمران کی نظریں جھک گئیں۔

زبیدہ نے فوراً شوہر کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اجی۔ رہنے دیں۔ بچوں کو پرانی باتیں یاد دلا کر شرمندہ نہ کریں۔"

پھر بیٹے کی طرف دیکھ کر بولیں

"بس ایک بات بتاؤ عمران، اگر ہم تم پر بوجھ ہیں تو صاف کہہ دو۔"

"امی! آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں۔"

"تو ہمیں اپنے گھر لے جاؤ۔"

عمران کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اگلے ہفتے امجد اور زبیدہ اولڈ ایج ہوم پہنچ گئے۔

دروازے پر کھڑے امجد نے عمارت کو دیکھا۔

"زبیدہ..." "ہاں؟" "یہ گھر ہے؟"

زبیدہ نے آہستہ سے کہا: "نہیں۔"

"پھر؟" "شاید بڑھاپے کا ٹھکانہ ہے۔"

اندر داخل ہوتے ہوئے عمران نے کہا:

"ابو، آپ دونوں یہاں بالکل فکر نہ کریں۔ میں ہر ہفتے آؤں گا۔"

امجد نے اس کی طرف دیکھا۔ "ہر ہفتے؟"

"جی ابو۔" "پکا؟"

عمران نے مسکرا کر کہا: "پکا۔"

زبیدہ نے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"خوش رہو۔"

عمران نے جلدی سے کہا: "میں اتوار کو آتا ہوں۔" اور چلا گیا۔ اتوار آیا۔

پھر دوسرا اتوار۔ پھر تیسرا۔

عمران نہیں آیا۔

اولڈ ایج ہوم کے صحن میں کئی بزرگ روز شام کو بیٹھا کرتے تھے۔

ایک دن ایک بزرگ نے امجد سے پوچھا:

"آپ کا بیٹا نہیں آتا؟"

"آتا ہے۔" "کب؟"

"جلد آئے گا۔"

وہ بزرگ مسکرا دیے۔

"میرا بیٹا بھی آتا ہے۔"

امجد نے حیرت سے پوچھا: "کب؟"

"ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو۔"

"تو آج تو پہلی تاریخ نہیں ہے۔"

بزرگ نے خشک ہنسی ہنستے ہوئے کہا:

"وہ صرف پنشن لینے آتا ہے۔"

دونوں کچھ دیر خاموش بیٹھے رہے۔

پھر امجد نے کہا:

"میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔"

بزرگ نے ان کی طرف دیکھا۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔"

ایک رات زبیدہ کی طبیعت اچانک بگڑ گئی۔ امجد گھبرا کر نرس کے کمرے کی طرف بھاگے۔

"بیٹی! ذرا جلدی آؤ، زبیدہ کی سانس بہت پھول رہی ہے۔"

نرس ڈاکٹر کو بلانے چلی گئی۔

امجد واپس آئے۔

"زبیدہ! آنکھیں کھولو۔"

زبیدہ نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھولیں۔

"اجی!..."

"ہاں، میں یہیں ہوں۔"

"عمران کو فون کیا؟"

امجد خاموش ہو گئے۔

"ابھی کرتا ہوں۔" "نہیں..."

"کیوں؟"

"رات بہت ہو گئی ہے۔ اسے تکلیف ہوگی۔"

امجد کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"تم آج بھی ماں ہو۔"

زبیدہ ہلکا سا مسکرائیں۔

"ماں تو مرتے دم تک ماں رہتی ہے۔"

کچھ دیر بعد انہوں نے پوچھا: "وہ آئے گا؟"

امجد نے ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

"ہاں۔ ضرور آئے گا۔"

زبیدہ نے آنکھیں بند کرلیں۔

"اسے کہنا۔۔ ہم نے کبھی اسے بوجھ نہیں سمجھا تھا۔"

امجد کا ضبط جواب دے گیا۔

"بس کرو زبیدہ..." "اور یہ بھی کہنا..."

"کیا؟" "بوڑھے ماں باپ کو وقت چاہیے ہوتا ہے، پیسے نہیں۔"

ان کی آواز مدھم پڑ گئی۔ "زبیدہ!"

مگر اس بار کوئی جواب نہیں آیا۔

صبح عمران کو فون کیا گیا۔

"بیٹا، تمہاری امی..."

دوسری طرف خاموشی تھی۔

"ابو... میں ابھی نکلتا ہوں۔"

"جلدی آنا۔" "جی۔"

مگر وہ جب پہنچا تو جنازہ اٹھنے والا تھا۔

وہ ماں کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔

"امی..." کوئی جواب نہ آیا۔

اس نے ماں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔

"امی، ایک بار آنکھیں کھول دیں۔ میں آپ کو گھر لے جاؤں گا۔"

امجد دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

عمران نے روتے ہوئے باپ کی طرف دیکھا۔ "ابو، مجھے معاف کر دیں۔"

امجد آہستہ آہستہ اس کے قریب آئے۔

"میں نے تمہیں معاف کر دیا۔"

"ابو..." "لیکن ایک بات سمجھنے میں تم نے بہت دیر کر دی۔" "کیا؟"

امجد نے بیوی کی طرف دیکھا۔

"ماں باپ کو گھر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انہیں صرف یہ یقین چاہیے ہوتا ہے کہ ان کے بچے کے دل میں ان کے لیے جگہ اب بھی باقی ہے۔"

عمران پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔

"ابو، آپ میرے ساتھ چلیں گے۔"

امجد نے پوچھا: "کہاں؟"

"اپنے گھر۔"

امجد نے ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"بیٹا، جس گھر سے تم اپنی ماں کو رخصت کر کے گئے تھے، وہاں اب میرا کیا کام؟"

"ابو، میں اپنی غلطی مانتا ہوں۔" "غلطی؟"

امجد کی آواز دوسری بار بلند ہوئی۔

"بیٹا، کچھ غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی معافی تو مل جاتی ہے، مگر وقت واپس نہیں آتا۔"

عمران نے باپ کے ہاتھ پکڑ لیے۔

"مجھے ایک موقع دے دیں۔"

امجد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے۔"

پھر آہستہ سے بولے: "اپنے بچوں کو صرف پڑھانا مت۔ انہیں یہ بھی سکھانا کہ بڑھاپا سزا نہیں ہوتا۔" کئی ماہ گزر گئے۔

امجد اب بھی اولڈ ایج ہوم میں تھے۔

ایک شام عمران اپنے بچوں کے ساتھ آیا۔

اس کی چھوٹی بیٹی دوڑتی ہوئی دادا کے پاس گئی۔

"دادا! ہمارے ساتھ گھر چلیں۔"

امجد نے مسکرا کر پوچھا: "کیوں؟"

بچی نے معصومیت سے جواب دیا:

"کیونکہ ابو کہتے ہیں آپ اکیلے رہتے ہیں۔"

امجد نے عمران کی طرف دیکھا۔

عمران کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"ابو، اس بار آپ سے اجازت لینے نہیں آیا۔ آپ کو لینے آیا ہوں۔"

امجد خاموش رہے۔

پھر انہوں نے پوچھا:

"تمہیں معلوم ہے گھر کیسے بنتا ہے؟"

عمران نے سر جھکا لیا۔ "نہیں ابو۔"

امجد نے اپنی پوتی کا ہاتھ تھاما۔

"گھر دیواروں سے نہیں بنتا بیٹا۔ گھر اس وقت بنتا ہے جب کوئی بوڑھا شخص یہ سوچ کر سوئے کہ صبح آنکھ کھلے گی تو کوئی اپنا پاس ہوگا۔"

عمران نے آگے بڑھ کر باپ کو گلے لگا لیا۔

اس بار امجد نے اسے نہیں روکا۔

بس آنکھیں بند کرلیں۔

شاید برسوں سے دل میں رکھا ہوا ایک بوجھ آج ذرا سا ہلکا ہو گیا تھا۔

واپسی کے وقت امجد نے اولڈ ایج ہوم کے دروازے سے باہر قدم رکھا۔

سامنے وہی نیم کا پرانا درخت کھڑا تھا، جس کے نیچے بزرگ اکثر شام کو بیٹھا کرتے تھے۔

امجد چند لمحے رک گئے۔

انہوں نے درخت کی طرف دیکھا۔

ایک سوکھا ہوا پتہ شاخ سے ٹوٹ کر آہستہ سے زمین پر آ گرا۔ امجد نے دھیمی آواز میں کہا:

"زبیدہ... تم دیکھ رہی ہو نا؟"

ہوا کے ایک نرم جھونکے نے درخت کی شاخوں کو ہلا دیا۔

امجد نے اپنی پوتی کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا اور آگے بڑھ گئے۔

پیچھے نیم کا درخت خاموش کھڑا تھا۔

مگر اس کی چھاؤں میں ایک پوری کہانی دفن تھی۔

ان ہاتھوں کی کہانی، جنہوں نے اولاد کو چلنا سکھایا، مگر خود بڑھاپے میں کسی سہارے کے منتظر رہ گئے۔

اور شاید یہی زندگی کا سب سے بڑا سوال ہے: جو ہاتھ ہمارے بچپن کا سہارا بنے، کیا ہمارے جوان ہونے کے بعد ہم ان کا سہارا بن سکے؟

☆☆☆☆☆☆☆

غزل

از: قتیل شفائی

دل کو غمِ حیات گوارا ہے ان دنوں
پہلے جو درد تھا وہی چارا ہے ان دنوں
ہر سیلِ اشک ساحلِ تسکیں ہے آج کل
دریا کی موج موج کنارا ہے ان دنوں
یہ دل ذرا سا دل تری یادوں میں کھو گیا
ذرے کو آندھیوں کا سہارا ہے ان دنوں
شمعوں میں اب نہیں ہے وہ پہلی سی روشنی
کیا واقعی وہ انجمن آرا ہے ان دنوں
تم آ سکو تو شب کو بڑھا دوں کچھ اور بھی
اپنے کہے میں صبح کا تارا ہے ان دنوں

☆☆☆☆☆

غزل

از: شکیب جلالی

بدقسمتی کو یہ بھی گوارا نہ ہو سکا
ہم جس پہ مر مٹے وہ ہمارا نہ ہو سکا
رہ تو گئی فریبِ مسیحا کی آبرو
ہر چند غم کے ماروں کا چارہ نہ ہو سکا
بے چارگی پہ چارہ گری کی ہیں تہمتیں
اچھا کسی سے عشق کا مارا نہ ہو سکا
کچھ عشق ایسی بخش گیا بے نیازیاں
دل کو کسی کا لطف گوارا نہ ہو سکا
فرطِ خوشی میں آنکھ سے آنسو نکل پڑے
جب ان کا التفات گوارا نہ ہو سکا
الٹی تو تھی نقاب کسی نے مگر شکیبؔ
دعووں کے باوجود نظارہ نہ ہو سکا

☆☆☆☆☆

اپنی تلاش

(افسانہ)

ش۔ شکیل۔
اورنگ آباد
9529077971

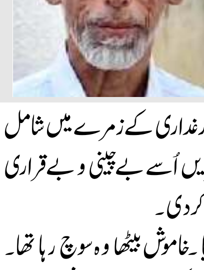

وہ چلتے چلتے ایک ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ ہوٹل میں داخل ہوا' جدھر وہ رخ کرتا اُسے ہر طرف اپنے آپ کو خود کو نہارتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ کیونکہ ہر طرف قدِ آدم آئینے ہوٹل کی دیواروں پر آویزاں تھے۔

اپنے آپ کو نہارتے ہوئے وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ویٹر اُس کے قریب آ کر ادب سے پوچھا "کیا چاہیے صاحب۔"

وہ ایک نظر ویٹر پر ڈالا' کر کہا "ایک کپ چائے۔" آئینے میں اپنی شکل دیکھتا ہوا سوچ رہا تھا۔ میں بھی انسان وہ بھی انسان ہے۔ پھر اُس نے مجھے صاحب کیوں کہا؟ اگر میں یہ سوال دنیا کے انسانوں سے پوچھونگا تو ہر ایک کا جواب مختلف ہوگا۔ میں جس قسم کے جواب کی توقع رکھا ہوں اُس طرح کا جواب کوئی انسان نہیں دے پائے گا؟

کیوں نہیں دے پائے گا! ویٹر چائے کی پیالی رکھ کر چلا گیا۔

وہ چائے کی چسکیاں لیتا ہوا اپنی شکل صورت کو آئینے میں دیکھتا سوچا۔ مجھے میری توقع کے مطابق کون جواب دے سکے گا؟ وہ ہوٹل سے باہر نکل آیا اور ایک طرف چل دیا۔ چلتے چلتے اُس کو ایک عوامی لائبریری نظر آئی وہ لائبریری میں داخل ہو گیا۔ بڑی سے میز پر کئی اُردو مراٹھی اور انگریزی کے اخبارات بکھرے ہوئے تھے۔ میز کے اطراف کرسیاں رکھی ہوئیں تھیں۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ایک بعد دیگرا اخبار اُٹھتا ہر ایک اخبار کی سرخی پڑھتا۔ کسی اخبار کی سرخی تھی راتوں رات تاریخی مسجد، درگاہوں کو مسمار کیا گیا۔ کسی اخبار کی سرخی تھی ایک انسان کو دوسرے کئی انسان مل کر پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا۔ کسی اخبار کی سرخی تھی' مرکزی حکومت کے دور میں عدالت کی پامالی ہو رہی' مرکزی حکومت جمہوریت کا قتل کر رہی ہے۔ کوئی اخبار نے اس طرح کی سرخی بنائی تھی' ایک طرفہ کاروائی کا بول بالا ہے' ناانصافی' ملک کا مقدر بن گئی ہے۔

بہر حال اخبارات کی سرخیوں کا لبِ لباب یہ تھا۔ حکومت سے سوال پوچھنا' مہنگائی' بے روزگاری' تعلیم کے فقدان اور علاج و اسپتال کی کمیابی کے خلاف احتجاج بلند کرنا ایک طرح کی دہشت گردی' ملک دشمن اور غداری کے زمرے میں شامل ہو گیا ہے۔ اخبارات کی خبریں اُسے بے چینی و بے قراری کے ذہنی صحرا میں لا کر کھڑا کر دی۔

وہ اخبارات سے ہاتھ کھینچ لیا۔ خاموش بیٹھا وہ سوچ رہا تھا۔ ایک انسان کی عبادت گاہ کو توڑ کر دوسرا انسان خوش کیوں ہو رہا ہے؟ ایک اکیلے انسان کو دوسرے کئی انسان کیوں مار مار کر ختم کر رہے ہیں۔

دیر سویرے مارنے والے بھی ایک دن ختم ہو جائے نگے۔ اس کا خیال مارنے والوں کو کیوں نہیں ہے؟ ایک انسان کے اعضاء دوسرے انسان کے جیسے ہی ہیں! پھر کیوں ہر ایک انسان کا خدا دوسرے انسان سے الگ کیوں ہے؟ ہر ایک انسان کا خدا آ کر انسانوں کو آپس میں لڑنے مارنے مرنے سے کیوں نہیں روک رہے ہیں؟ انسانوں کی آپسی دشمنی نفرت بغض اور کینہ کو کیوں ختم نہیں کرتے؟ خدا کیوں خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں؟ کیا ہر ایک خدا کی مراد اور منشا یہی ہے؟ اگر ہے تو کیوں ہے؟ وہ یوں ہی بے مطلب سوال پہ سوال اپنے آپ سے کرتا سوچتا رہا۔ سوالات پر غور تفکر کیا تو اُس کے لاشعور میں ایک خیال ایک سوچ ایک لائحہ عمل منجمد ہو گیا۔ وہ لائبریری سے باہر آ گیا۔

اُس کے قدم اب صحرا نوردی کی طرف گامزن ہو گئے تھے۔ کئی دن تک صحرا نوردی کے بعد ایک دن وہ اپنے ملک کی باغ و بہار کی دنیا میں آیا دوسرے دن پھر غائب ہو گیا۔ اُس کے آنے اور غائب ہو جانے کے بعد ایک بات وقوع پذیر ہوتی تھی۔ ملک کے کسی ریاست کے وزیر اعلیٰ یا کسی سیاسی انسان کی جو اپنے مفاد اور اپنی خواہش کی آسودگی کے لیے ملک میں بدامنی اور نفرت اور دہشت کا ماحول بنا رہا ہے۔ اُس کے فوت ہونے کی خبر سارے ملک میں پھیل جاتی تھی۔ پہلے پہل تو ملک کی عوام کو اور سیاسی لوگوں کو محض اتفاق ہے اس طرح کا احساس تھا۔ لیکن جیسے جیسے یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا۔ ویسے ویسے ملک کی عوام اور سیاسی لیڈروں کو یہ احساس ہونے لگا کہ عوام کے درمیان نفرت' ذات پات اور دھرم کو لے کر ملک میں بدامنی پھیلانے کی جو بھی کوشش کرتا ہے وہ فوت ہو جاتا ہے۔

ملک کے تمام دھرم اور مذہب کے لوگوں کو بھی یہ بات محسوس ہو رہی تھی۔ ہم سب کے دھرم الگ ہیں خدا کو پوجنے کے طریقے الگ ہیں لیکن ہم سب ایک ہیں۔ آج تک ہم اپنے خدا کو نہ پوجتے ہوئے اپنے مفاد اور خواہش کی عبادت کرتے رہے۔ اس طرح کا یقین اب ملک کی تمام عوام کو ہو گیا تھا۔ اور سیاسی لوگوں اور پارٹیوں کو احساس ہو گیا تھا کہ عوام کی جتنی خدمت اور عوام کی فلاح و بہبود کے جتنے کام کیے جائے نگے اُتنا ملک ترقی کی طرف گامزن ہوگا۔ ایک دن وہ خاموشی سے اپنے ملک میں آیا۔ وہ اب لاغر اور بوڑھا ہو چلا تھا۔ اُس کے رشتے دار دوست احباب اُس سے سوال کرتے' اتنے سالوں سے وہ کہاں تھا؟ اُس کا جواب ہوتا "بتاتا ہوں"۔ ایک دن وہ جس خاموشی سے اپنے ملک میں آیا تھا' اُسی خاموشی کے ساتھ راہی عدم ہو گیا۔ جب اُس کے انتقال کے بعد اُس کا بستر اُٹھایا گیا تو ایک کاغذ کا ٹکڑا ملا جس پر تحریر تھا۔ "میں اپنی تلاش میں گیا تھا' جب میں اپنے آپ کو پایا تو واپس آ گیا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تعلیم نسواں کی اشاعت کے لئے نواب سلطان جہاں کی کاوشیں

نکہت انجم ناظم الدین

ہندوستان میں بھوپال واحد مسلم ریاست رہی ہے جہاں یکے بعد دیگرے کئی خواتین حکمرانوں نے حکومت کی ہے۔ یہ سبھی خواتین مدبر، باصلاحیت، بیدار مغز، روشن خیال اور علم دوست تھیں۔ بھوپال کی زنانہ اقتدار کی ۲۳۶ سالہ تاریخ فتح بی بی کی زندگی کے سادہ واقعات سے شروع ہو کر نواب سلطان جہاں بیگم کے کارہائے نمایاں پر ختم ہوتی ہے۔ بھوپال کی ارتقائی تاریخ میں گو کہ بہت سی خواتین کا حصہ رہا ہے لیکن اپنے عہد حکومت میں قابل ذکر ترقیاتی کاموں کے لیے چاروں بیگمات، نواب قدسیہ بیگم، نواب سکندر بیگم، نواب شاہجہاں بیگم اور نواب سلطان جہاں بیگم کا نام نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ نواب سلطان جہاں بیگم کا دور حکومت ۲۶ برسوں پر مشتمل رہا ہے۔ انہوں نے ۱۹۰۱ سے ۱۹۲۶ تک ریاست کی باگ ڈور سنبھالی۔ وہ ایک ہمہ شخصیت کی مالک تھیں۔ قدرت نے انہیں بے شمار صلاحیتیں عطا کی تھیں۔ ان کی فکری وسعت اور ہمہ گیری کی نظیر پوری تاریخ میں کسی خاتون حکمراں میں نہیں ملتی۔ ان کی شخصیت اعلیٰ اقدار کی مظہر تھی۔ وہ زمانہ شناس، مخلص رعیت، بے کسوں کی غمگسار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے دور اقتدار میں بھوپال کی ہمہ جہت ترقی کی طرف توجہ کی۔ ان کا ماننا تھا کہ فرد کی تہذیب و تعمیر ہی قوم کی تہذیب و تعمیر ہے۔ وہ تعلیم کے فوائد سے بخوبی آگاہ تھیں اور حصول تعلیم کو اپنے ملک و قوم کی ترقی کے لیے بے حد ضروری خیال کرتی تھیں۔ نواب سلطان جہاں بیگم اعلیٰ علمی و ادبی مزاج رکھتی تھیں۔ مردوں کی طرح عورتوں کی تعلیم کو بھی بے حد ضروری سمجھتی تھیں۔ ان کا ماننا تھا کہ زندگی ایک گاڑی کی مانند ہے جس کا ایک پہیہ مرد ہے اور دوسرا عورت۔ اگر ایک پہیہ صاف ہو اور تیز چلتا ہو اور دوسرا پہیہ زنگ آلود تو گاڑی اچھی طرح نہیں چل سکتی اس لئے کامیابی صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب دونوں تعلیم یافتہ ہوں۔ وہ اندرون و بیرون بھوپال خواتین کے لئے یوروپ اور ہندوستان کی افراط و تفریط سے ایک معتدل شاہراہ بنانا چاہتی تھیں۔ وہی شاہراہ اعتدال جسے انہوں نے خود بھی اپنایا تھا۔ اسی طرح وہ مرد و خواتین کے لئے ایک ایسا نظام تعلیم چاہتی تھیں جس میں دینی اور مذہبی تعلیم کو بنیادی اہمیت حاصل ہو۔ انہوں نے عنان حکومت سنبھالتے ہی خواتین کے جہل اور علم سے دوری کے تدارک کی ہر ممکن کوشش شروع کر دی۔ مسند نشین ہوتے ہی سلطانیہ گرلس اسکول کا قیام کیا اور اس کا الحاق الہ آباد یونیورسٹی سے کروایا۔ سلطانیہ اسکول میں زیر تعلیم لڑکیوں سے خطاب کرتے ہوئے وہ کہتی ہیں کہ

"میری عزیز لڑکیو! یاد رکھو عمدہ تعلیم و تربیت تمہاری پونجی ہے۔ دستکاری تمہارا زیور ہے۔ اچھے اور شریفانہ اخلاق تمہارا حسن ہے۔ جس لڑکی میں یہ صفات ہوں گی اور ان خوبیوں کے باعث دنیا کی کوئی تکلیف نہ اس کو مایوس و ذلیل کر سکتی ہے اور نہ کوئی دولت اس کو مغرور بنا سکتی ہے"۔ (درشہوار، نواب سلطان جہاں بیگم ص ۳۱)

انھوں نے تعلیم نسواں کے فروغ کے لیے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لیے علحیدہ علحیدہ مدارس قائم کیے۔ سلطانیہ اسکول میں ٹیچرز کی تربیت کے لیے ایک برانچ قائم کی۔ اس میں دی گئی ٹریننگ کی مدد سے معمولی پڑھی لکھی خواتین مدارس میں معلمہ کے فرائض ادا کرنے کے قابل ہو جاتیں اور لڑکیوں کے مدارس کے لئے معقول استانیاں میسر آتیں۔ تعلیم نسواں کی اہمیت سے متعلق لڑکیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ

"مردوں کی تعلیم کی بہ نسبت عورتوں کی تعلیم سے نوع انسانی کی ترقی کو بہت زیادہ امداد ملتی ہے۔ اگر ان کی تربیت ناقص رہ گئی تو مردوں کی خاطر خواہ ترقی ممکن نہیں۔ ماں کی گود بچے کا پہلا مکتب ہے۔ وہی پہلی استاد ہے۔ بچے کے صاف و سادہ دل پر وہی پہلا نقش قائم کرتی ہے"۔

تعلیم سے شغف رکھنے والی اندرون اور بیرون بھوپال کی خواتین اور یورپین لیڈیز کو اسکول کے معائنے کے لیے دعوت دیتیں۔ وہ بذات خود بھی اسکولوں کا معائنہ کرتیں۔ انھوں نے لڑکیوں کے مدارس میں دیگر مضامین کے ساتھ دستکاری، امور خانہ داری اور فنون لطیفہ کی تربیت کا بھی آغاز کروایا۔ عورتوں کو دینی اور عصری تعلیم کے ساتھ امور خانہ داری میں ماہر کرنے کے لئے مدرسہ حمیدہ قائم کیا۔ لڑکیوں کے لئے سیکنڈری اسکول قائم کیا۔ خواتین کو صنعت و حرفت میں طاق کرنے کے لیے صنعتی مدرسے کا قیام کیا۔ اس مدرسے کا اہم مقصد یہ تھا کہ خواتین کوئی ہنر سیکھ کر کمائی کر سکیں اور خود مختار ہو سکیں۔ نواب سلطان جہاں بیگم مذہبی طور پر غیر جانبدار تھیں۔ وہ بلا تفریق و تعصب کے تمام مذاہب کی ماننے والی خواتین کی یکساں طور پر ہمدرد اور مسیحا تھیں۔ انھوں نے ہندو لڑکیوں کی تعلیم کے نظم کے لئے برجیسیا کنیا پاٹھ شالہ قائم کیا۔ خواتین کو تعلیم یافتہ اور با اختیار بنانے کی سعی مستحسن کی اور خواتین کی شرح خواندگی میں اضافہ کے لئے کئی گرلس اسکول قائم کیے۔

انھیں تعلیم نسواں کی راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں سے آگاہی تھی اس لئے منظم لائحہ عمل تیار کیا۔ دور دراز سے مدرسہ آنے والی لڑکیوں کے لیے گاڑیوں کا انتظام کیا۔ نواب سلطان جہاں بیگم نے موضوع تعلیم نسواں کو بطور تحریک کے قبول کیا اور اپنے اس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ سہولیات سے لیس مدارس ہونے کے باوجود سماج میں ایک طبقہ ان لوگوں کا بھی تھا جو لڑکیوں کے مدرسہ جا کر تعلیم حاصل کرنے کو غلط خیال کرتے تھے۔ گھر میں رہنے والی یہ لڑکیاں تعلیم سے محروم نہ رہ جائیں اس بات کا بھی سلطان جہاں بیگم کو پورا احساس تھا اس لئے انہوں نے ان لڑکیوں کی تربیت کے لیے کم و بیش ۱۵ کتابیں لکھیں اور گھر گھر پہنچائیں۔ اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں سے انہیں یہ امید تھی کہ وہ دیگر لڑکیوں کو بھی حصول تعلیم کی جانب مائل کریں انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کریں اور خود پیشہ معلمی اختیار کریں۔" درشہوار" میں انہی لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہتی ہیں کہ

"تمہاری زندگی کا حقیقی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ جہاں تک تمہاری طاقت و قدرت ہو اپنی جنس کو تعلیم کی طرف مائل کرو۔ ہر قسم کی کامیابیوں اور ترقی کا سنگ بنیاد تعلیم نسواں ہی ہے۔ یاد رکھو! اگر ایک نسل بھی تعلیم یافتہ ہو جائے گی تو ان شاء اللہ تمہارے جنس کا جہاز افلاس و ادبار کے طوفان سے نکل جائے گا"۔

(درشہوار، نواب سلطان جہاں بیگم ص ۴۷، ۴۸)

نواب سلطان جہاں بیگم نے نہ صرف بذات خود تعلیم نسواں کے لیے کام کیا ہے بلکہ بیرون بھوپال بھی اس ضمن میں کام کرنے والے افراد کا ساتھ دیا ہے۔ انھوں نے علی گڑھ تحریک نسواں کی کھل کر حمایت اور مدد بھی کی۔ محڈن گرلز اسکول علی گڑھ کو گراں قدر عطیات دے کر مستحکم کیا۔ اس اسکول کے لیے ترتیب دیا گیا سرکاری نصاب مسلم خواتین کے لئے مفید نہیں تھا اور نئے نصاب کی تدوین کے لئے سرمایہ درکار تھا۔ نواب سلطان جہاں کو جب اس بات کا علم ہوا تو انھوں نے نہ صرف مطلوبہ سرمایہ عطا کیا بلکہ بہ نفس نفیس اس نصاب کا خاکہ مرتب کر کے پیش کیا۔ ۱۹۱۲ء میں دربار شاہی کے آل انڈیا کانفرنس کے شعبہ تعلیم نسواں کے اجلاس کی صدارت کی اور اپنے مرتب کردہ نصاب کے خاکے کو بھی پیش کیا۔ علی گڑھ میں زنانہ اسکول کا افتتاح کیا اور سلطانیہ بورڈنگ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر دیے گئے اپنے خطبے میں انہوں نے عورتوں کو درپیش عام مسائل پر بحث کی اور ان مسائل سے نمٹنے کے لیے رہنمائی بھی کی۔ مسلم زنانہ کانفرنس کے اختتام پر خواتین کو مخاطب کرتے انہوں نے کہا تھا کہ

"خواتین!

آج کے دن اس زمانے کے مسلمانوں کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا اور جب کبھی آئندہ زمانے میں اس دور کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں ہمارے اس جلسے کا انعقاد ایک روشن باب ہوگا۔ ۴ سال قبل جب کہ میں یہاں آئی تھی اور اس رواداری کے قیام میں جن جن خواتین سے مجھ کو موقع ملاقات ملا تھا اور اس وقت جب کہ میں نے ان کو دیکھا تو مجھ کو ان کے خیالات میں بین فرق معلوم ہوا۔ ہر ایک کا تعلیم کی طرف رجحان ہے۔ ہر ایک اپنی اور اپنی اولاد کی تعلیم پر دلدادہ ہے۔ یہی آثار ہیں جو ہماری قوم کے اقبال کو نمایاں کر رہے ہیں"۔

(سلک شہوار، نواب سلطان جہاں بیگم، مدون منزجی بخش ص ۱۳۵)

مسلم لیڈیز کانفرنس کے نظم و نسق کے لئے انہوں نے سالانہ ۱۱۰۰ روپیہ گرانٹ منظور کیا۔ ۱۹۱۲ میں ایک زنانہ کالج کے قیام کے تجویز پیش کی۔ تجویز یوں تھی کہ کوئن میری کی ہندوستان تشریف آوری کے موقع پر بطور یادگار اقوام ہندوستان کا ایک زنانہ کالج قائم کیا جائے۔ نواب سلطان جہاں بیگم نے اس تجویز کو شائع کر کے اہل اقتدار افراد، بیگمات اور رانیوں کو اپنے پرائیویٹ خطوط کے ساتھ بھیجا۔ کہیں سے تائید تو کہیں سے اعتراضات موصول ہوئے۔ اکثریت نے تائید کی۔ عطیات اور چندے بھی روانہ کیے لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر کالج کا قیام ممکن نہ ہو سکا اور چندے اور عطیات واپس کر دیے گئے۔ آل انڈیا لیڈیز ایسوسی ایشن کا قیام ان کی تجویز پر عمل میں آیا۔ اس کے تمام مصارف ان کے ذمے تھے۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔

خاموشی زباں ہے میری

ازقلم: شیخ محمود علی لیکچرر

بعض شخصیات اپنے تعارف کے لیے لفظوں کی محتاج نہیں ہوتیں۔ ان کے لہجے کی شائستگی فکر کی سنجیدگی علم سے وابستگی اور کام کی خاموشی ہی ان کی پہچان بن جاتی ہے۔ وہ محفلوں میں اپنی ذات کو نمایاں کرنے کے بجائے اپنے علم کو بولنے دیتی ہیں اور یہی وصف انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔

ڈاکٹر شبانہ درانی خان بھی ایسی ہی ایک علمی شخصیت ہیں جن کی زندگی اور علمی سفر کو "خاموش قابلیت" کی ایک خوبصورت مثال کہا جا سکتا ہے۔ ان کی شخصیت میں ایک ایسی متانت محسوس ہوتی ہے جو شور سے نہیں بلکہ علم سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی کامیابیوں کا ذکر خود کرتے ہیں، مگر بعض کے بارے میں ان کی علمی منازل ان کے شاگرد ان کی تحقیق اور ان کی خدمات خود گواہی دیتی ہیں۔

"True capability is often silent it does not announce itself, it reveals itself through achievement."

ڈاکٹر شبانہ درانی خان کا علمی سفر بھی اسی خاموش گواہی کا نام ہے۔

درس گاہ سے تحقیق گاہ تک: درس و تدریس کا پیشہ بظاہر بہت سادہ دکھائی دیتا ہے، مگر حقیقت میں ایک استاد روزانہ کئی ذہنوں کی تشکیل کرتا ہے۔ وہ صرف کتاب کے صفحات نہیں کھولتا بلکہ طلبہ کے اندر فکر کے دروازے بھی کھولتا ہے۔ ڈاکٹر شبانہ درانی خان نے بھی اردو زبان و ادب کی تدریس کو محض پیشہ نہیں بلکہ ایک علمی ذمہ داری کے طور پر نبھایا تدریس کے ساتھ مطالعہ، مطالعے کے ساتھ سوال اور سوال کے ساتھ تحقیق کا سفر جاری رہا۔ یہی جستجو بالآخر انہیں اعلیٰ تحقیق کی منزل تک لے گئی۔

پی ایچ ڈی علمی ریاضت کا ثمر: انہوں نے اردو ادب میں "ترقی پسند خواتین افسانہ نگار: ایک جائزہ" کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی۔ یہ محض ایک تحقیقی عنوان نہیں بلکہ اردو ادب کے ایک اہم فکری، سماجی اور تہذیبی باب سے وابستہ موضوع ہے۔ ترقی پسند خواتین افسانہ نگاروں نے اپنے عہد کی عورت کے دکھ اس کی گھٹن اس کی خواہش آزادی سماجی بندشوں طبقاتی ناہمواری اور انسانی وقار کے سوالات کو ادب کے قالب میں ڈھالا۔ ایسے موضوع کو تحقیق کے لیے منتخب کرنا اس بات کی علامت ہے کہ محقق محض الفاظ کا مطالعہ نہیں کر رہا بلکہ ان الفاظ کے پس منظر میں موجود سماج عورت تاریخ اور انسانی تجربے کو بھی سمجھنا چاہتا ہے۔ پی ایچ ڈی کی منزل حاصل کرنا آسان نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر شبانہ درانی خان

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔

صفحہ ۲ر سے آگے۔۔

تعلیم نسواں کی اشاعت کے لئے نواب سلطان جہاں کی کاوشیں

مارچ ۱۹۱۸ء کو اس انجمن کا پہلا جلسہ ایوان صدر منزل بھوپال میں ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت نواب سلطان جہاں بیگم نے کی۔ جلسے میں یوروپین لیڈیز کے ساتھ ہندوستان کی بین المذاہب باصلاحیت خواتین نے شرکت کی۔ آل انڈیا ومینس ایسوسیشن کی شاخیں ہندوستان میں مختلف مقامات پر قائم کی گئی تھیں۔ اسی کے تحت علیحدہ شعبہ تعلیم نسواں قائم کیا گیا۔ اس کا پہلا اجلاس ۱۹۲۶ کو پونہ میں منعقد ہوا اور دوسرا اجلاس ۱۹۲۸ کو دہلی میں منعقد ہوا۔ نواب سلطان جہاں بیگم نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی اور تعلیم نسواں کی اہمیت سے متعلق تقریر کی۔ خواتین کو حصول علم اور امور خانہ داری سے متعلق تربیت کی جانب راغب کیا۔

بیوگان کو خودمختار کرنے کے لیے انہوں نے دستکاری سکھانے والا مدرسہ صنعت حرفت اناث قائم کیا۔ نواب سلطان جہاں بیگم کی سالگرہ کے موقع پر دستکاری کے سلسلے کو وسیع کیا گیا اور اس میں مصوری، چینی وجاپانی نقش ونگار چمڑے کے کام، نقاشی، عطر سازی اور صابن سازی کو شامل کیا گیا۔ اسی طرح اچار، چٹنیاں اور مٹھائیاں سائنٹفک طریقے سے بنانے کے لئے ایک شعبہ قائم کیا گیا۔ مختلف مدارس کی طالبات کے لئے حفظان صحت، بچوں کی خبر گیری، عام تندرستی، خانگی تیمارداری، گرل گائیڈ اور ایمبولنس کا اضافہ کیا گیا۔ وکٹوریہ گرلز اسکول میں توسیع کی۔ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے کتاب" درس حیات" لکھی۔ نواب سلطان جہاں بیگم نے خواتین کو تعلیم یافتہ کرنے کے لئے صرف کتابی علم کا ہی سہارا نہیں لیا بلکہ عملی زندگی کے آداب بھی انہیں سکھائے۔ وہ تعلیم نسواں کو اخلاقی اور سماجی طور پر ہی نہیں بلکہ مذہبی اور امور حکومت کی انجام دہی کے طور پر بھی ضروری خیال کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے خواتین کی ہمت جہت ترقی پر زور دیا۔ وہ جانتی تھیں کہ خواتین کی تعلیم وتہذیب اور ذہنی بالیدگی کو نسل نو کی عمدہ تربیت کے لئے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ نواب سلطان جہاں بیگم خواتین میں دستکاری کے فروغ کے لئے سالانہ نمائش کا انعقاد کرواتی تھیں۔ اس نمائش کو" نمائش مصنوعات ہند" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس وسیع وعریض نمائش میں دیگر ریاستوں کی رانیاں اور بیگمات بھی حصہ لیتی تھیں اور اپنے دستکاری اور فن کے نمونے نمائش میں رکھنے کے لیے بھجوایا کرتی تھیں۔ نواب سلطان جہاں بیگم خواتین کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنے ہاتھوں سے بنائے گئے دستکاری کے نمونے اور آئل پینٹنگز بھی نمائش میں رکھواتی تھیں۔

خواتین کسی کی دست نگر نہ ہوں بلکہ خود کفیل ہوں اس لئے انہوں نے مینا بازار لگوائے۔ بھوپال میں " پرنس آف ویلز لیڈیز کلب" قائم کیا۔ اس کلب کا مقصد محض تفریح نہیں بلکہ خواتین کی ایک مفید اور باصلاحیت جماعت اور سوسائٹی کا قیام عمل میں لانا تھا۔ اس کے ذریعے خواتین کو اخلاقی تعلیم دی جاتی۔ نواب سلطان جہاں بیگم خود کلب تشریف لے جاتیں، خواتین سے مخاطب ہوتیں، ان کی دلچسپیوں سے متعلق باتیں کرتیں، وہ وقتاً فوقتاً خواتین کو اس کلب کے مقصد کی یاد دہانی بھی کرواتی رہتی تھیں۔ جنگ عظیم کے بعد انگلستان میں گرل گائیڈ کا نظام قائم ہوا۔ اسی کے ماتحت ہندوستان میں بھی یہ تحریک شروع ہوئی۔ نواب سلطان جہاں بیگم نے اسے خواتین کے لئے مفید جانا اور بھوپال میں بھی رائج کیا۔ عالی منزل کے وسیع باغ میں لڑکیوں کو اس تحریک کی ٹریننگ دی جاتی تھی۔ ۱۹۱۲ء میں اٹاوہ کی ایک کانفرنس میں تعلیم نسواں کی ماہرین یوروپین خواتین کے ساتھ انہوں نے شرکت کی اور بہت سلیقے اور مدلل طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ہندوستان کے کسی نہ کسی شہر میں وہ تعلیم نسواں سے متعلق مدرسوں کی امداد کرتی رہتی تھیں۔ ان کے تعلیمی نسواں اور خواتین کو بیدار اور باشعور بنانے والے اقدامات اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا ثبوت ہیں۔ نواب سلطان جہاں بیگم اپنی علم دوستی کی وجہ سے ۱۹۲۰ء میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کی پہلی چانسلر رہی ہیں۔ وہ مسلسل ۱۰ سال اس عہدہ جلیلہ پر متمکن رہیں۔ انہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کی پہلی خاتون چانسلر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اپنی کتاب" درشہوار" میں اپنی تعلیمی نسواں سے متعلق کاوشوں کو بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ

" میں اپنی رائے پر نہایت مضبوطی سے قائم ہوں کہ کبھی کوئی ملک یا قوم یا خاندان حقیقی ترقی یا تہذیب کا ادعا نہیں کرسکتا جب تک اس کی عورتیں تعلیم وتربیت میں بہ حصہ مساوی سہیم شریک نہ ہوں۔ اس لئے تعلیم نسواں کی اشاعت میں جو کچھ میں کر رہی ہوں وہ میرا ایک فرض ہے اور یہ کام کسی شکریہ یا استحسان عام کی غرض سے نہیں ہے۔ اس کے علاوہ نہ صرف میرے بلکہ ہر ایک حکمراں کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ اپنی رعایا کی علمی و ذہنی ترقی وتمدن کی اصلاح میں کوشش کرے اور اپنی ہر طاقت واثر کو ایسے کاموں کے لئے استعمال کرے"۔

تعلیم نسواں ہی نہیں بلکہ ذہنی، فکری، ادبی سرپرستی، زبان وادب کی ترویج واشاعت، فرقہ وارانہ یکجہتی، باہمی اتحاد واتفاق، مذہبی ماحول سازی، تعمیراتی امور، تہذیب وتمدن کا ارتقا ان تمام کاموں کے لیے ان کے اقدامات تاریخ میں روشن باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حوالہ جات: ۱۔ سلک شہوار از نواب سلطان جہاں بیگم

۲۔ بیگمات بھوپال مرتبہ محمد امین زبیری مارہروی ۳۔ حیات سلطانی مؤلفہ محمد امین زبیری مارہروی

۴۔ نواب سلطان جہاں بیگم: حیات وخدمات مرتبہ ومدون اطہر صدیقی

۵۔ درشہوار از نواب سلطان جہاں بیگم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صفحہ ۲ر سے آگے۔۔

خاموشی زباں ہے میری

اس کے پیچھے برسوں کا مطالعہ، حوالوں کی جستجو مسلسل تحریر تنقیدی سوچ اور علمی صبر پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو چیز باہر سے محض ایک سند نظر آتی ہے، اس کے پیچھے ایک طویل فکری ریاضت کارفرما ہوتی ہے۔

محقق سے رہنمائے تحقیق تک: علم کا حسن یہ ہے کہ وہ ایک شخص پر ختم نہیں ہوتا۔ ایک سچا محقق جب خود علمی منزل طے کر لیتا ہے تو پھر اس کے سامنے نئی ذمہ داری آتی ہے وہ دوسروں کو راستہ دکھائے۔ ڈاکٹر شبانہ درانی خان کا علمی سفر بھی اسی مرحلے تک پہنچا جہاں وہ خود نئی نسل کے محققین کی رہنمائی کرنے لگیں۔ یہ تبدیلی محض عہدے کی تبدیلی نہیں، بلکہ علمی حیثیت کے ارتقا کی علامت ہے۔ کبھی وہ خود کسی رہنما کے سامنے تحقیقی سوالات رکھتی رہی ہوں گی، اور پھر ایک وقت آیا کہ نئی نسل اپنے تحقیقی سوالات لے کر ان کے سامنے آنے لگی۔ علم کی دنیا میں اس سے خوبصورت تسلسل شاید ہی کوئی اور ہو۔ ایک چراغ پہلے روشنی لیتا ہے، پھر خود روشنی بانٹنے لگتا ہے۔

ناندیڑ سے جے این یو تک: ان کے علمی سفر کا ایک قابل ذکر مرحلہ وہ تھا جب انہوں نے جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی میں منعقدہ ایک قومی علمی سیمینار میں اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ یہاں جے این یو محض ایک مقام نہیں رہتا بلکہ ایک علامت بن جاتا ہے۔ ایک طرف ناندیڑ کی درس گاہیں، کلاس روم کتابیں اور روزمرہ کی تدریسی ذمہ داریاں دوسری طرف ملک کے ممتاز علمی ادارے کا پلیٹ فارم جہاں مختلف علاقوں سے آنے والے اہلِ علم کے درمیان اپنے تحقیقی خیالات پیش کیے جائیں۔ یہ فاصلہ صرف ناندیڑ سے دہلی کا فاصلہ نہیں تھا۔ یہ برسوں کے مطالعے سے پیدا ہونے والے اعتماد کا فاصلہ تھا۔ یہ تدریس سے تحقیق تک کا فاصلہ تھا۔ یہ ایک طالبۂ علم سے محقق اور محقق سے علمی رہنما بننے تک کا فاصلہ تھا۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں" خاموش قابلیت" اپنے معنی خود واضح کرنے لگتی ہے۔

خاموشی بھی ایک زبان ہے: ہم ایک ایسے عہد میں جی رہے ہیں جہاں اکثر قابلیت کو تشہیر سے ناپا جاتا ہے۔ انسان کتنا جانتا ہے، اس سے زیادہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں کتنا بتاتا ہے۔ لیکن علمی دنیا کی ایک قدیم اور باوقار روایت اس کے برعکس بھی رہی ہے۔ وہ روایت یہ کہتی ہے کہ: اپنے کام کو اتنا مضبوط بناؤ کہ تمہیں اپنے بارے میں زیادہ بولنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ ڈاکٹر شبانہ درانی خان کی شخصیت اسی وصف کی یاد دلاتی ہے۔ خاموش رہنا کمزور ہونا نہیں ہوتا۔ کم گو ہونا کم علم ہونا نہیں ہوتا۔ اپنی کامیابیوں کی تشہیر نہ کرنا کامیابیوں کی کمی کی علامت نہیں ہوتا۔ بعض اوقات خاموشی کے پس منظر میں برسوں کی محنت کتابوں سے رفاقت درس گاہوں کی ذمہ داریاں اور تحقیق کی ایک طویل داستان پوشیدہ ہوتی ہے۔

علم کی اصل پہچان: ایک استاد کی اصل پہچان صرف اس کی ڈگری نہیں ہوتی۔ اصل پہچان یہ ہوتی ہے کہ اس نے کتنے ذہنوں میں علم کی جستجو پیدا کی۔ ایک محقق کی عظمت صرف اس کے مقالے میں نہیں ہوتی۔

Patience, curiosity, and intellectual honesty are the real tools of a researcher."

اصل عظمت یہ ہوتی ہے کہ اس نے علم میں کیا اضافہ کیا اور اپنے بعد آنے والوں کے لیے کیا راستہ چھوڑا۔ اسی طرح کسی علمی شخصیت کا وقار محض عہدے سے قائم نہیں ہوتا۔ وقار پیدا ہوتا ہے مسلسل محنت فکری دیانت مطالعے کی عادت، زبان سے محبت اور شاگردوں کی رہنمائی سے۔

ایک خاموش مگر روشن سفر: اردھاپور سے ناندیڑ تدریس سے تحقیق تحقیق سے پی ایچ ڈی، پی ایچ ڈی سے رہنمائے تحقیق اور پھر ناندیڑ سے جے این یو کے علمی پلیٹ فارم تک پہنچنے والا یہ سفر ہمیں ایک اہم سبق دیتا ہے۔ قابلیت کو ہمیشہ اعلان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کچھ صلاحیتیں خاموش رہتی ہیں مگر ان کی روشنی دور تک جاتی ہے۔ کچھ شخصیات اپنا تذکرہ خود نہیں کرتیں ان کا علمی سفر ان کی طرف سے بولتا ہے۔ ڈاکٹر شبانہ درانی خان کی شخصیت کے حوالے سے شاید یہی کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ وہ خاموشی جس کے پس منظر میں علم ہو در اصل خاموشی نہیں ہوتی وہ ایک ایسی آواز ہوتی ہے جسے وقت دیر سے سہی، مگر ضرور سنتا ہے۔ اور اسی لیے ان کے علمی سفر کے لیے یہ چند الفاظ شاید سب سے موزوں ہیں۔" خاموش قابلیت وہ چراغ ہے جو اپنے روشن ہونے کا اعلان نہیں کرتا مگر اس کی روشنی راستہ ضرور دکھاتی ہے۔"

اردو اکیڈمی کی سرگرمیاں صاف، شفاف اور منظم انداز میں جاری

اقلیتی مسائل کے حل کے لیے حکومت سنجیدہ، تمام زیرِ التوا مسائل جلد حل کیے جائیں گے: مادھوری ستیش مساڑ

حج کمیٹی، وقف بورڈ، اقلیتی کمیشن اور اردو اکیڈمی کے مسائل فوری حل کرنے کی ضرورت: ادریس نائیکواڑی

ممبئی: ٦ر اکتوبر (نامہ نگار) مہاراشٹر میں اقلیتی برادری سے متعلق مختلف مسائل، بالخصوص حج کمیٹی، مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف وقف، اقلیتی کمیشن اور مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے امور کے سلسلے میں رکن قانون ساز کونسل ادریس نائیکواڑی کی قیادت میں ایک وفد نے ریاستی وزیرِ اقلیتی امور مادھوری ستیش مساڑ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر اقلیتی برادری کو درپیش مختلف مسائل، تعلیمی امور، طلبہ کی اسکالرشپ، اردو زبان وادب کے فروغ اور متعلقہ اداروں کے کام کاج کے حوالے سے تفصیلی اور سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ وفد میں مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر کے علاوہ ایشور جنواڑے اور سندیپ کواڑے بھی موجود تھے۔ ملاقات کے دوران ادریس نائیکواڑی نے وزیرِ اقلیتی امور کی توجہ اقلیتی برادری سے وابستہ اہم مسائل کی جانب مبذول کراتے ہوئے کہا کہ حج کمیٹی، مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ، اقلیتی کمیشن اور مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکیڈمی سمیت مختلف اداروں سے متعلق متعدد امور ایسے ہیں جن کے بروقت حل کی ضرورت ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اقلیتی برادری کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے اور متعلقہ محکموں کو ضروری ہدایات جاری کی جائیں تاکہ عوام کو سرکاری سطح پر درپیش دشواریوں سے نجات مل سکے۔ ادریس نائیکواڑی نے خاص طور پر اقلیتی طلبہ کے تعلیمی مسائل اور اسکالرشپ سے متعلق امور پر بھی وزیرِ اقلیتی امور کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی کی بنیادی ضرورت ہے، اس لیے اقلیتی طلبہ کو اسکالرشپ اور دیگر تعلیمی سہولتوں کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی باور کروایا کہ مہاراشٹر میں جہاں جہاں اردو گھر کے قیام کو منظوری مل چکی ہیں وہاں وہاں جلد از جلد تعمیری کام شروع کیا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اردو زبان و ادب سے متعلق مختلف مسائل بھی وزیر کے سامنے پیش کیے اور اردو کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر مزید مؤثر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر نے اکیڈمی کی جانب سے گزشتہ ایک سال کے دوران انجام دی جانے والی مختلف ادبی، ثقافتی اور اردو زبان و ادب کے فروغ سے متعلق سرگرمیوں پر مشتمل ایک سالہ کارکردگی رپورٹ بھی وزیرِ اقلیتی امور مادھوری ستیش مساڑ کو پیش کی۔ سید حسین اختر نے اکیڈمی کی مختلف اسکیموں، ادبی پروگراموں، مشاعروں، ادبی نشستوں، ورکشاپس اور اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے کیے جانے والے اقدامات سے وزیر کو واقف کرایا۔ انہوں نے اکیڈمی کی جانب سے اردو کے ادیبوں، شاعروں، طلبہ اور اردو سے وابستہ اداروں کے لیے انجام دی جانے والی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔ وزیرِ اقلیتی امور مادھوری ستیش مساڑ نے اردو اکیڈمی کی ایک سالہ کارکردگی رپورٹ کا جائزہ لیتے ہوئے اطمینان کا اظہار کیا اور اکیڈمی کی سرگرمیوں کو سراہا۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو اکیڈمی کی سرگرمیاں صاف، شفاف اور منظم انداز میں جاری ہیں۔ انہوں نے اکیڈمی کی جانب سے اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے کی جانے والی کوششوں کی ستائش کی اور مستقبل میں بھی اردو کے فروغ کے لیے مثبت تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ملاقات کے دوران وفد نے اقلیتی امور سے متعلق مختلف محکموں اور اداروں کے درمیان بہتر تال میل پیدا کرنے، عوامی شکایات کے ازالے، طلبہ کو تعلیمی سہولتوں کی بروقت فراہمی اور اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے مزید مؤثر اقدامات پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ وفد نے اس امید کا اظہار کیا کہ ریاستی حکومت اقلیتی برادری سے متعلق ان اہم مسائل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ان کے حل کے لیے جلد ضروری اقدامات کرے گی، جس سے اقلیتی طبقے، طلبہ اور اردو زبان وادب سے وابستہ افراد کو نمایاں فائدہ پہنچے گا۔

آدیواسی طلبہ کی تحریک سے خوفزدہ بی جے پی حکومت، احتجاج کی اجازت دینے سے انکار

ممبئی: ٦ر اکتوبر (نامہ نگار): بی جے پی مہایوتی حکومت آدیواسی مخالف ہے، یہ ایک بار پھر ثابت ہوگیا ہے۔ بی جے پی حکومت نے آدیواسی طلبہ کو آزاد میدان میں احتجاج کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر کے ان کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ جمہوریت میں احتجاج کرنا ہر شہری کا حق ہے، لیکن بی جے پی حکومت آئین کو پیروں تلے روند کر من مانی طریقے سے کام کر رہی ہے۔ آدیواسی طلبہ کا مطالبہ تھا کہ انہیں آزاد میدان میں احتجاج کرنے کی اجازت دی جائے، بصورت دیگر گورنر سے ملاقات کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن بی جے پی حکومت اور پولیس نے آدیواسی طلبہ کی آواز دبانے کی کوشش کی۔ گزشتہ دو دنوں سے آدیواسی طلبہ کو بلاوجہ پریشان کیا گیا، دھمکیاں دی گئیں اور انہیں ہراساں کیا گیا۔ بالآخر آج دوپہر پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا۔ طلبہ نے کہا کہ گزشتہ دو برسوں کے دوران آشرم شالاؤں کے 600 طلبہ کی موت ہوئی ہے۔ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں، آدیواسی ترقی کے وزیر سے استعفیٰ لیا جائے اور آدیواسی کمشنر کا تبادلہ کیا جائے۔ طلبہ کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ مرکزی کچن سے آنے والے کھانے کا معیار اچھا نہیں ہوتا۔ ہماری طالبات اور طلبہ کو پولیس پریشان کر رہی ہے۔ ہمیں آزاد میدان میں احتجاج کرنے کی اجازت دی جائے، بصورت دیگر گورنر سے ملاقات کرنے دی جائے۔ ہم اپنے مسائل ان کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ آدیواسی طلبہ نے اپنے جائز مطالبات کے لیے احتجاج کا راستہ اختیار کرتے ہوئے ناسک سے ممبئی تک لانگ مارچ نکالا۔ آدیواسی طلبہ گزشتہ 48 دنوں سے احتجاج کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کا لانگ مارچ ممبئی کے قریب پہنچا، پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور بعض طلبہ کو حراست میں لے لیا۔ کانگریس نے ان طلبہ کے قیام کا انتظام اپنے پارٹی دفتر میں کیا تھا۔ اس کے باوجود پولیس نے آدھی رات کو ہی انہیں پکڑنے کی کوشش کی۔ پولیس باتھ روم میں داخل ہو کر طلبہ کو حراست میں لینے اور انہیں دھمکانے تک پہنچ گئی۔ دادر واقع کانگریس کے تلک بھون دفتر کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ تلک بھون کے باہر سیکڑوں پولیس اہلکار، 10 سے 12 گاڑیوں کا بڑا قافلہ اور سینئر پولیس افسران و اہلکار دو دن تک تعینات رہے۔ فڑنویس حکومت کی پولیس نے تلک بھون میں داخل ہو کر خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کی۔ تلک بھون میں داخل ہو کر جابرانہ کارروائی کیوں کی گئی، اس کا جواب کانگریس رہنماؤں نے پولیس سے طلب کیا۔ پولیس کے پاس اس بات کا کوئی اطمینان بخش جواب نہیں تھا کہ وہ پارٹی دفتر میں غیر قانونی طور پر کیوں اور کس مقصد سے داخل ہوئی۔ کانگریس نے واضح الفاظ میں خبردار کیا کہ بی جے پی حکومت پولیس کو آگے کر کے غنڈہ گردی کر رہی ہے اور اسے کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کانگریس پارٹی آدیواسی طلبہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے اور آئندہ بھی ان کی جدوجہد میں پوری طاقت کے ساتھ ان کا ساتھ دیتی رہے گی۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بھی آدیواسی طلبہ کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس لڑائی میں کانگریس پارٹی طلبہ کے ساتھ ہے۔

الحمد ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج میں اپلیکیشن رائٹنگ مقابلے کا انعقاد

بھیونڈی: ٦ر اکتوبر (شارف انصاری): - طلبہ میں تحریری صلاحیتوں کو فروغ دینے اور انہیں مختلف زبانوں میں درخواست نویسی کے فن سے روشناس کرانے کے مقصد سے الحمد انگلش میڈیم ہائی اسکول میں دسویں جماعت کے طلبہ کے درمیان اپلیکیشن رائٹنگ کمپٹیشن کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلہ انگریزی، مراٹھی، اردو اور ہندی زبانوں میں منعقد ہوا، جس میں کل 75 طلبہ نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ مقابلے میں ہر زبان کے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے تین طلبہ کو اول، دوم اور سوم انعامات کے لیے منتخب کیا گیا۔ ججز کے متفقہ فیصلے کے مطابق انگریزی میں شیخ فرح شہزاد نے اول، شیخ رومہ اعجاز نے دوم اور صدیقی نوید شکیل نے سوم انعام حاصل کیا۔ مراٹھی میں خان فرحان امجد علی اول، منتشا پرویز مومن دوم اور شاہ شفق شکیل سوم رہے۔ اسی طرح اردو میں خان بشرا عابد نے اول، شاہ شفق نے دوم اور شیخ حفصہ توقیر عالم نے سوم انعام حاصل کیا، جبکہ ہندی میں انصاری یاسمین نے اول، شیخ رومہ اعجاز نے دوم اور شیخ حفصہ توقیر نے سوم مقام حاصل کیا۔ تمام انعام یافتہ طلبہ کو منگل 7 اکتوبر 2026 کو الحمد ہائی اسکول کے چیئرمین عبدالعزیز انصاری اور ایڈمنسٹریٹر نہال احمد سر کے دستِ مبارک سے انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر انگلش میڈیم اسکول کی انچارج روقیہ پٹیل میڈم، مقابلے کے کنوینر ابوالکلام سر، خان لبنیٰ میڈم، اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔ مقابلے کے انعقاد کا مقصد طلبہ میں زبان دانی، تحریری اظہار اور عملی زندگی میں درخواست نویسی کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔ طلبہ کی نمایاں کارکردگی کو ہیڈ مسٹریس اور تدریسی وغیر تدریسی عملے نے سراہنا کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھیونڈی میں مختلف معاملات میں پولیس کی کارروائی، مارپیٹ سے سائبر فراڈ تک چار مقدمات درج

بھیونڈی: ٦ر اکتوبر (شارف انصاری): - شہر اور مضافاتی علاقوں میں پولیس نے مختلف معاملات میں کارروائی کرتے ہوئے مارپیٹ، سائبر فراڈ، آرکیسٹرا بار میں لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی اور مٹکا جوا کھیلنے اور کھلانے کے معاملات میں مقدمات درج کیے ہیں۔ مانکولی میں پرانے تنازع کو لے کر ایک نوجوان پر لاٹھی اور لوہے کی راڈ سے حملہ کر کے زخمی کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے، جبکہ کامت گھر روڈ کی ایک خاتون فرضی آر ٹی او ای - چالان فائل کے ذریعے سائبر فراڈ کا شکار ہوگئی۔ اسی طرح کونگاؤں میں لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی کے الزام میں آرکیسٹرا بار کے منیجر کے خلاف کارروائی کی گئی، جبکہ نظام پورہ پولیس نے مٹکا جوا کھیلنے اور کھلانے کے الزام میں سات افراد کے خلاف کارروائی کی ہے۔

پرانے تنازع پر نوجوان پر حملہ، کندھے میں فریکچر

مانکولی علاقے میں پرانے تنازع کو لے کر آٹو رکشا ڈرائیور فیضان عبدالحامد شیخ (25) پر مبینہ طور پر لاٹھی، لوہے کی راڈ اور لات گھونسوں سے حملہ کیا گیا۔ پولیس کے مطابق 30 ستمبر کی رات تقریباً 10:45 بجے فیضان مانکولی - ڈومبیولی روڈ پر سائی فوڈ ہاؤس کے سامنے موجود تھا۔ اسی دوران سریندر پال، راجا، سورج اور سریندر کے چچا نے مبینہ طور پر اس کے ساتھ مارپیٹ کی۔ حملے میں فیضان کے سر پر چوٹ آئی جبکہ اس کے بائیں کندھے میں فریکچر ہونے کی اطلاع ہے۔ علاج کے بعد اس کی شکایت پر نار پولی پولیس نے 5 اکتوبر کو مقدمہ درج کیا۔ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 118 (2)، 352، 115 اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعات 37 (1) اور 135 کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ معاملے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر راہل پاٹل کر رہے ہیں۔ پولیس کے مطابق اب تک کسی ملزم کی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔

فرضی RTO ای - چالان APK بھیج کر 4.97 لاکھ روپے کی سائبر ٹھگی

کامت گھر روڈ کی 40 سالہ گھریلو خاتون سائبر فراڈ کا شکار ہوگئی۔ پولیس کے مطابق 4 اکتوبر کو دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے کے درمیان خاتون کے واٹس ایپ پر 9440326073 نمبر سے 'RTO E-Challan.apk' نام کی فائل بھیجی گئی۔ خاتون نے جیسے ہی اس فائل پر کلک کیا، اس کے بینک اکاؤنٹ سے آن لائن لین دین کے ذریعے 22.497022 روپے نکال لیے گئے۔ رقم نکلنے کی اطلاع ملنے کے بعد خاتون نے نار پولی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 318 (4) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 66 (D) کے تحت نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس انسپکٹر اتل اڈور کر معاملے کی تفتیش کر رہے ہیں۔ پولیس موبائل نمبر اور آن لائن لین دین سے متعلق ریکارڈ کی بنیاد پر ملزم کی تلاش میں مصروف ہے۔

آرکیسٹرا بار میں مقررہ تعداد سے زائد گلوکارائیں رکھنے کا الزام

کونگاؤں پولیس نے ناسک - ممبئی روڈ پر واقع لیلا آرکیسٹرا بار کے منیجر چندن رام سنجیون یادو (52) کے خلاف لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق 4 اکتوبر کی رات تقریباً 11:15 بجے راجنولی علاقے میں واقع بار کی جانچ کے دوران لائسنس میں مقررہ 8 خواتین گلوکاراؤں کے بجائے 10 خواتین گلوکارائیں موجود پائی گئیں۔ پولیس کا الزام ہے کہ مقررہ شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بار چلایا جا رہا تھا۔ اس معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 223 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ بار منیجر کو بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا کی دفعہ 35 (3) کے تحت نوٹس بھی جاری کیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر جے شری انو ننے کر رہی ہیں۔

مٹکا جوا کھیلنے اور کھلانے کے الزام میں سات افراد کے خلاف کارروائی

نظام پورہ پولیس نے کھاڑی پار برج کے قریب مٹکا جوا کھیلنے اور کھلانے کے الزام میں سات افراد کے خلاف کارروائی کی۔ پولیس کے مطابق 5 اکتوبر کی شام تقریباً 7:15 بجے سمیر سروس سینٹر کے قریب کھلے میدان میں کارروائی کے دوران پرویز مصطفیٰ انصاری (45)، عبدالنبی عبدالقادر شیخ (63)، سلیم کریم شیخ (40)، عمران محمد عیسیٰ انصاری (38)، آنند کاشیناتھ دیورے (64)، پرشانت وشوناتھ شیتولے (43) اور یونس گھڑو بھائی شیخ (60) مبینہ طور پر مٹکا جوا کھیلتے اور کھلاتے ہوئے پائے گئے۔ پولیس نے موقع سے 4150 روپے نقد اور جوا کھیلنے میں استعمال ہونے والا سامان برآمد کیا۔ تمام ملزمان کے خلاف مہاراشٹر جوا ایکٹ کی دفعہ 12 (ا) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

٧ر اوٹی ٹی شوز جیسے پنچایت اور گلگ جس نے عام ہندوستانی خاندانوں کو مرکزی کردار بنایا

ممبئی: ٦ر اکتوبر (ایم ملک) ایک طویل عرصے سے، ہندوستانی کہانیوں کو مشغول ہونے کے لیے بڑے کرداروں، بڑے تنازعات، یا غیر معمولی حالات کی ضرورت تھی۔ تاہم، OTT پر کہانی سنانے کا ایک مختلف انداز سامعین کے ساتھ آہستہ آہستہ توجہ حاصل کر رہا ہے۔ 'گلک'، 'پنچایت'، اور 'ٹو وہیلر سیزن 2' جیسے شوز میں مزاح، جذبات اور ڈرامے کو چھوٹی چھوٹی تفصیلات مل جاتی ہیں جن سے زیادہ تر ہندوستانی تعلق رکھ سکتے ہیں۔

گلک (سیزن 1 سے 5): اس شو کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں دکھائے گئے مسائل اور خاندانی تنازعات ناقابل یقین حد تک مانوس محسوس ہوتے ہیں۔ پیسے کے بارے میں بات چیت یا بہن بھائیوں کے درمیان ایک چھوٹا سا جھگڑا اچانک ایک بڑی جذباتی کہانی میں پھوٹ سکتا ہے۔ 'گلک' کے مشرا خاندان نے ناظرین کو یہ احساس دلایا کہ کبھی کبھی دلچسپ کہانی کے لیے گھر سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

پنچایت (سیزن 1 سے 4): سڑک پر جھگڑا، گاؤں کے انتخابات، یا یہاں تک کہ ایک چھوٹا سا معاملہ ملوث افراد کے لیے بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔ سکریٹری کی پریشانیوں سے لے کر پرہلاد چا کے جذباتی اتھل پتھل تک، 'پنچایت' کی پہچان یہ ہے کہ کسی مسئلے کی اہمیت اس بات پر منحصر ہے کہ یہ کس کی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

دو پہیہ گاڑی (سیزن 1 اور 2): دھڑک پور کے پس منظر میں بنی یہ کہانی ان لوگوں کی زندگیوں میں مزاح تلاش کرتی ہے جن کے مسائل باہر سے چھوٹے لگتے ہیں، لیکن ان کے لیے یہ بہت اہم ہیں۔ اماواس اور بنواری سے لے کر گاؤں کے پورے ماحول تک، کردار دنیا کو بچانے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ وہ صرف اپنی زندگی کو سمجھنے اور ان کا انتظام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہی اس شو کی خوبصورتی ہے۔ جب عام لوگ اپنے چھوٹے مسائل کو بھی سنجیدگی سے لیتے ہیں تو کہانی کو غیر معمولی بنانے کے لیے کسی بڑے مسائل کی ضرورت نہیں رہتی۔

یہ میری فیملی (سیزن 1 سے 4): یہ شو ایک عام ہندوستانی گھرانے میں پرورش پانے کی یادوں کو تازہ کرتا ہے۔ 'یہ میری فیملی' نے ایک بہت ہی عام تجربے کو - ایک ہندوستانی خاندان میں بچپن گزارنا - کو ایک بہت ہی خاص اور یادگار تجربے میں بدل دیا۔ اس شو کی انوکھی بات یہ ہے کہ مختلف سیزن میں مختلف خاندان اور مختلف کاسٹ ہوتے ہیں، پھر بھی شو کی بنیادی روح میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ہوم شانتی: یہاں تک کہ ایک گھر بھی خاندانی ڈرامے کو جنم دینے کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔ کیا ہوتا ہے جب ایک عام خاندان کا سب سے بڑا خواب گھر کا مالک ہونا ہوتا ہے؟ 'ہوم شانتی' اس سادہ کہانی کو خاندان، پیسے، توقعات اور ان کے خوابوں کے گھر کے لیے مختلف نسلوں کے تصورات کے ساتھ جوڑتی ہے۔ شو روزمرہ کے تنازعات میں مزاح تلاش کرتا ہے اور ہندوستانی خاندانوں میں ایک بہت عام جذبات کو اجاگر کرتا ہے—گھر صرف ایک عمارت نہیں ہے۔

دا عام آدمی فیملی (سیزن 1 سے 4): جب عامیت کہانی کی وضاحتی خصوصیت بن جاتی ہے۔" دی کامن مین فیملی" کا نام ہی بتاتا ہے کہ اس شو کو اس فہرست میں کیوں شامل کیا گیا ہے۔ شرما خاندان کوئی عام خاندان نہیں ہے، اور یہی ان کی کہانی کی سب سے بڑی خاص بات ہے۔ ان کی دنیا والدین، بچوں، رشتوں، گھر کے چھوٹے بڑے اختلافات، خوابوں اور ساتھ رہنے سے آنے والے چھوٹے مسائل کے گرد گھومتی ہے۔ نسلی اختلافات سے لے کر گھر کے اندر کی غلط فہمیوں تک، شو میں ایسے حالات میں مزاح پایا جاتا ہے جن کا تجربہ ناظرین نے اپنی زندگی میں کیا ہو گا۔ گھر واپسی: کبھی کبھی گھر لوٹتے ہی کہانی شروع ہوتی ہے۔" گھر واپسی" ایک مختلف نقطہ نظر سے عام زندگی کو ایک دلچسپ کہانی میں بدلنے کے خیال کو تلاش کرتی ہے۔ مرکزی کردار بنگلورو میں اپنی ملازمت کھونے کے بعد اپنے آبائی شہر لوٹتا ہے۔ جو کچھ کیریئر کا دھچکا ہوسکتا تھا وہ آہستہ آہستہ خاندان، توقعات، شناخت اور کامیابی کے حقیقی معنی کے بارے میں ایک کہانی بن جاتا ہے۔ ان سات شوز کو کیا متحد کرتا ہے؟ ان سات شوز کی انفرادیت صرف یہ نہیں ہے کہ ان میں خاندانی یا چھوٹے شہر کی کہانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ وہ سب ایک مشترکہ سوچ رکھتے ہیں: عام لوگوں کی زندگی ایک کہانی کے مرکز میں ہونے کی مستحق ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اونڈھا ناگناتھ میں 4 لاکھ 34 ہزار روپے کا ممنوعہ گٹکا ضبط

پولیس کی خصوصی ٹیم کی کارروائی، ایک شخص کے خلاف مقدمہ درج

ہنگولی: ۶ر اکتوبر (نامہ نگار): ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف کارروائی کو تیز کرتے ہوئے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شہاجی اماپ کی ہدایت پر تشکیل دی گئی خصوصی پولیس ٹیم نے ہنگولی ضلع کے آوندھا ناگناتھ میں کارروائی کرتے ہوئے 4 لاکھ 34 ہزار 996 روپے مالیت کا ممنوعہ گٹکا اور تمباکو سے تیار کردہ اشیاء ضبط کی ہیں۔ پولیس کے مطابق 5 اکتوبر 2026 کو آوندھا ناگناتھ پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع خطیب کالونی، ہنگولی روڈ پر وہاب الدین فخرالدین خطیب کی رہائش گاہ پر پولیس کی خصوصی ٹیم نے چھاپہ مارا۔ اس کارروائی کے دوران بڑی مقدار میں ممنوعہ گٹکا اور تمباکو مصنوعات برآمد ہوئیں۔ ضبط شدہ اشیاء میں گٹکے کے علاوہ، راج نواس پان مسالہ، گوا، آر ایم ڈی، وِمل، خوشبودار زردہ اور جعفرانی زردہ سمیت مختلف ممنوعہ تمباکو مصنوعات شامل ہیں۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ آوندھا ناگناتھ کے خطیب کالونی علاقے میں ممنوعہ گٹکے اور تمباکو مصنوعات کا غیر قانونی ذخیرہ اور فروخت کی جا رہی ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کی خصوصی ٹیم نے مذکورہ مقام پر چھاپہ مار کارروائی انجام دی۔ اس معاملے میں آوندھا ناگناتھ کے خطیب کالونی، ہنگولی روڈ کے رہائشی وہاب الدین فخرالدین خطیب کے خلاف آوندھا ناگناتھ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 992/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعلقہ دفعات اور فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ اس کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر پنکج انگلے کے علاوہ پولیس ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خانسولے، گنیش راٹھوڑ، سندیپ واگھاڑے اور گیانن ڈورے نے حصہ لیا۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شہاجی اماپ نے خصوصی ٹیم کی نمایاں کارروائی پر تمام افسران اور اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار کی اطلاع براہ راست پولیس تک پہنچانے کے لیے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل دفتر کی جانب سے 'خبر' ہیلپ لائن شروع کی گئی ہے۔ شہری اپنے علاقے میں جاری غیر قانونی کاروبار سے متعلق معلومات 9150100100 موبائل نمبر پر دے سکتے ہیں۔ ناندیڑ رینج کے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شہاجی اماپ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع 'خبر' ہیلپ لائن کے ذریعے پولیس تک پہنچائیں۔

حلقہ گریجویٹ انتخابات: ووٹروں کو اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے کے لیے ضروری وقت فراہم کیا جائے، ضلع کلکٹر کی نجی اداروں سے اپیل

ناندیڑ، 6 اکتوبر (نمائندہ): مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے 05۔ اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخاب کے دو سالہ انتخابات کے لیے جمعہ 23 اکتوبر 2026 کو صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک ووٹنگ ہوگی۔ ووٹروں کو اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے کے لیے ضروری وقت فراہم کیا جائے، یہ اپیل ضلع کلکٹر اور معاون انتخابی افسر راہل کرڈیلے نے کی ہے۔ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 135 ب کے تحت انتخابی دن ووٹروں کو اپنا حق رائے دہی ادا کرنے کے لیے تنخواہ کے ساتھ چھٹی دینے کی گنجائش ہے۔ عمومی انتظامی محکمہ کے 23 جون 2011 کے حکومتی فیصلے کے مطابق گریجویٹ حلقہ انتخاب کے ووٹروں کے لیے خصوصی اتفاقی چھٹی کا اعلان کیا گیا ہے۔ تاہم نجی اداروں میں کام کرنے والے ووٹروں پر خصوصی اتفاقی چھٹی لاگو نہیں ہوتی۔ اس لیے ایسے اداروں میں کام کرنے والے ووٹروں کو ووٹ ڈالنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے انتخابی دن کم از کم 2 گھنٹے کی خصوصی رعایت دی جائے۔ ضلع کلکٹر نے متعلقہ صنعتوں، تجارتی اداروں اور دیگر نجی اداروں کو اس سلسلے میں ہدایات دی ہیں۔ ضلع انتظامیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ایسے ملازمین کو ووٹنگ کے لیے ضروری وقت فراہم نہیں کیا گیا اور انہیں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے کا موقع نہ ملا تو کارروائی کی جائے گی۔ ضلع کلکٹر و معاون انتخابی افسر راہل کرڈیلے نے تمام صنعتی اداروں اور تنظیموں سے اس سلسلے میں ضروری کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔

وزیر آباد تھانے کے فراڈ کیس میں 2018 سے مفرور ملزم گرفتار

مقامی جرائم شاخ کی کارروائی، انا بھاؤ ساٹھے چوک سے ملزم کو حراست میں لیا گیا

ناندیڑ: ۶ر اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس تھانوں میں درج مقدمات میں مطلوب اور مفرور ملزمین کی تلاش کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ابناش کمار کی ہدایت پر خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی مہم کے تحت وزیر آباد پولیس تھانے کی حدود میں درج ایک سنگین فراڈ کے مقدمے میں سال 2018 سے مفرور ملزم کو ناندیڑ کی مقامی جرائم شاخ کی ٹیم نے کامیابی کے ساتھ گرفتار کر لیا۔ 5 اکتوبر 2026 کو پولیس سب انسپکٹر سائی ناتھ پوئلے اور ان کی ٹیم مفرور اور مطلوب ملزمین کی تلاش کے لیے ناندیڑ شہری حدود میں گشت کر رہی تھی۔ اسی دوران خفیہ اطلاع ملی کہ وزیر آباد پولیس تھانے میں درج فراڈ کے مقدمے میں مطلوب ملزم انا بھاؤ ساٹھے چوک کے علاقے میں موجود ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس ٹیم نے متعلقہ مقام پر جال بچھایا اور ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لے لیا۔ حراست میں لیے گئے شخص کی شناخت سریش کاملاجی شرے، عمر 49 سال، پیشہ ڈرائیور، ساکن نندن ون، تعلقہ قندھار، ضلع ناندیڑ، حال مقیم اپچل نگر، گوسالہ اسپتال کے قریب، ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم سے تفصیلی پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ وزیر آباد پولیس تھانے کی حدود میں فراڈ کرنے کا اعتراف کیا۔ پولیس ریکارڈ کی جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ اس کے خلاف وزیر آباد پولیس تھانے میں جرم نمبر 92/2018 کے تحت تعزیرات ہند کی دفعات 420، 467، 468، 471، 472، 120 (ب) اور 34 کے تحت مقدمہ درج ہے۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد سے ملزم فرار تھا۔ گرفتار ملزم کو مزید قانونی کارروائی کے لیے وزیر آباد پولیس تھانے کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ابناش کمار کی ہدایت پر مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر سائی ناتھ پوئلے اور ان کے ساتھیوں کدم، پرمود جونے جلے، سندیپ گھوگرے، عمران شیخ، سنتوش ویلوڑہ، ونو کما ہرالے اور امول گھوارے نے انجام دی۔

عارضی پٹاخہ فروخت لائسنس کے لیے درخواستیں 13 اکتوبر 2026 تک متعلقہ دفاتر میں جمع کرائیں

غیر قانونی طور پر دھماکہ خیز مواد ذخیرہ کرنا یا فروخت کرنا سنگین اور قابل سزا جرم ہے: ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے

ناندیڑ: 6 اکتوبر (نمائندہ): سال 2026 کی دیوالی 5 سے 11 نومبر 2026 تک منائی جائے گی۔ اس موقع پر ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں عارضی پٹاخہ فروخت کے لائسنس ضلع مجسٹریٹ کے دفتر سے، جبکہ ضلع کے دیگر علاقوں میں متعلقہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے ذریعے جاری کیے جائیں گے۔ عارضی پٹاخہ فروخت لائسنس کے لیے درخواستیں 13 اکتوبر 2026 تک متعلقہ دفاتر میں جمع کرائی جا سکیں گی۔ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں درخواستیں ضلع کلکٹر دفتر کی سیتو کمیٹی کے ذریعے جبکہ ضلع کے دیگر علاقوں میں متعلقہ سب ڈویژنل دفتر کے ذریعے قبول کی جائیں گی۔ درخواست گزاروں کو دھماکہ خیز مواد ایکٹ اور دھماکہ خیز مواد قواعد 2008 کے تحت مقررہ نمونہ AE-5 میں درخواست جمع کرانا ہوگی۔ درخواست کے ساتھ پٹاخہ فروخت کی دکان کا نقشہ، دو پاسپورٹ سائز تصاویر، 600 روپے فیس جمع کرنے کی چالان کی نقل، اجتماعی فروخت مرکز ہونے کی صورت میں دکان نمبر درج والا الاٹمنٹ لیٹر، متعلقہ مقامی خود حکومتی ادارے کا عدم اعتراض سرٹیفکیٹ، متعلقہ پولیس اسٹیشن کا کردار اور عدم اعتراض سرٹیفکیٹ، ضلعی کاروباری ٹیکس افسر کا عدم اعتراض سرٹیفکیٹ، مہاراشٹر آلودگی کنٹرول بورڈ کا عدم اعتراض سرٹیفکیٹ، برقی معائنہ کار کا عدم اعتراض سرٹیفکیٹ، جگہ کی ملکیت کا ثبوت اور متعلقہ تحصیلدار کا عدم اعتراض سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ پٹاخہ فروخت کی دکان کا نقشہ مقامی اتھارٹی سے تصدیق شدہ ہونا چاہیے۔ نقشے میں دکان، پٹاخوں کے ذخیرے اور فروخت کی جگہ، ذخیرہ کرنے کی گنجائش، آمد و رفت کا راستہ اور آس پاس کی سہولیات کی واضح تفصیل ہونی چاہیے۔ قواعد کے مطابق دکانوں کے درمیان کم از کم 3 میٹر کا فاصلہ اور محفوظ علاقے سے کم از کم 50 میٹر کا فاصلہ برقرار رکھنا ضروری ہے۔ نقشے میں دکان کا نمبر بھی واضح طور پر درج ہونا چاہیے۔ اگر رجسٹرڈ یا تسلیم شدہ انجمن کے ذریعے اجتماعی طور پر درخواست دی جاتی ہے تو لائسنس میں درج شرائط کے مطابق متعلقہ دکانیں قائم کرنا لازمی ہوگا۔ دھماکہ خیز مواد کے قواعد یا لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی کے نتیجے میں کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی مکمل ذمہ داری متعلقہ انجمن کی ہوگی۔ اس سلسلے میں انجمن کا حلف نامہ بھی پیش کرنا ہوگا۔ دکان کے مقام پر فائر بریگیڈ، حفاظتی آلات اور دیگر ضروری انتظامات کرنا بھی لازمی ہوگا۔ درخواست گزار کی جانب سے تمام مطلوبہ دستاویزات مکمل کرنے کے بعد متعلقہ دفتر کی جانب سے چالان دیا جائے گا۔ چالان کے ذریعے فیس سرکاری خزانے میں جمع کرنے کے بعد اس کی نقل درخواست کے ساتھ منسلک کرنا ہوگی۔ مکمل درخواستوں کی بنیاد پر ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں عارضی پٹاخہ فروخت لائسنس 26 اور 27 اکتوبر 2026 کو ضلع مجسٹریٹ ناندیڑ کی جانب سے جبکہ متعلقہ سب ڈویژن کی حدود میں لائسنس متعلقہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی جانب سے جاری کیے جائیں گے۔ دیوالی کے دوران دھماکہ خیز مواد قواعد 2008 کے قاعدہ 84(6) کے مطابق ایک ہی مقام پر 50 سے زیادہ پٹاخہ فروخت کی دکانوں کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ لائسنس میں مقررہ ذخیرہ اور فروخت کی مقدار سے زیادہ کاروبار نہیں کیا جا سکے گا۔ قواعد اور SET-X سے SET-XV تک دی گئی ہدایات کے مطابق ذخیرے کا رجسٹر رکھنا اور معائنے کے لیے دستیاب کرانا بھی لازمی ہوگا۔ غیر قانونی طور پر دھماکہ خیز مواد ذخیرہ کرنا یا فروخت کرنا سنگین اور قابل سزا جرم ہے۔ حکومت، دھماکہ خیز مواد کے کنٹرولر اور متعلقہ محکموں کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی شرائط کی پابندی کرنا لازمی ہوگا۔ ضلع مجسٹریٹ راہل کرڈیلے نے خواہش مند درخواست گزاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام ضروری دستاویزات کے ساتھ 13 اکتوبر 2026 کی آخری تاریخ سے قبل متعلقہ دفتر میں درخواستیں جمع کرائیں۔

سولاپور اور ناندیڑ میں گرمی کی شدت میں اضافہ، اکتوبر کی تپش سے شہری بے حال

سولاپور/ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ریاست مہاراشٹر میں اکتوبر کے مہینے میں ایک بار پھر گرمی کی شدت میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ سولاپور میں درجہ حرارت کا پارہ مسلسل بڑھ رہا ہے اور 37.4 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اکتوبر کی شدید گرمی کے باعث سولاپور کے شہری کافی پریشان ہیں۔ عام طور پر اس عرصے میں واپسی کے مانسون کی بارش سے موسم خوشگوار رہتا ہے، لیکن اس مرتبہ شہریوں کو بارش کے بجائے شدید گرمی اور پسینے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح ناندیڑ میں بھی درجہ حرارت میں اضافہ ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔ ناندیڑ شہر اور آس پاس کے علاقوں میں تقریباً 34 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ ہو رہا ہے۔ دن کے وقت تیز دھوپ کے باعث گرمی کی شدت زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ صبح اور شام کے اوقات میں کچھ راحت مل رہی ہے، تاہم دوپہر کے وقت گرمی میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اکتوبر کی اس بڑھتی ہوئی گرمی کے باعث شہریوں کی روزمرہ زندگی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ دوپہر کے وقت ضروری کاموں کے لیے باہر نکلنے والے افراد کو تیز دھوپ اور گرم ہواؤں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے پیش نظر شہریوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ وہ دوپہر کے وقت غیر ضروری طور پر دھوپ میں نکلنے سے گریز کریں اور مناسب مقدار میں پانی پیتے رہیں۔ موسم میں ہونے والی اس تبدیلی کے باعث آئندہ دنوں میں درجہ حرارت میں مزید اتار چڑھاؤ دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ واپسی کے مانسون کے دوران بارش کی امید کے درمیان بڑھتی ہوئی گرمی نے سولاپور اور ناندیڑ کے شہریوں کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔

طلبہ کو تعلیم کے ساتھ عملی کام کا تجربہ فراہم کرنے کے مقصد سے 120 گھنٹے کی عملی تربیت لازمی قرار دی گئی

ناندیڑ، 6 اکتوبر (نمائندہ): قومی تعلیمی پالیسی 2020 اور مہاراشٹر حکومت کی ہدایات کے مطابق گریجویشن کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تعلیم کے ساتھ عملی کام کا تجربہ فراہم کرنے کے مقصد سے تیسرے سال کے طلبہ کے لیے 120 گھنٹے کی عملی تربیت لازمی قرار دی گئی ہے۔ ناندیڑ ضلع میں اس منصوبے کو مؤثر انداز میں نافذ کرنے کے لیے ضلع انتظامیہ، سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی اور ضلع کے کالجوں کے باہمی تعاون سے حکومت، یونیورسٹی اور کالج کے درمیان عملی تربیت کے لیے رابطہ نظام تیار کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت طلبہ کو اپنے تعلیمی شعبے اور نصاب سے متعلق عملی کام کا تجربہ حاصل ہوگا۔ اس مقصد کے لیے ضلع کے سرکاری، نیم سرکاری دفاتر، مقامی خود حکومتی اداروں اور رضاکارانہ تنظیموں میں طلبہ کے لیے عملی تربیت کے مواقع فراہم کرنے کی کارروائی کی جائے گی۔ ہر کالج کو تیسرے سال کے طلبہ کی مضمون اور نصاب کے لحاظ سے فہرست تیار کر کے طلبہ کے تعلیمی مضامین کے مطابق متعلقہ سرکاری یا دیگر اداروں کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اس کے بعد عملی تربیت سے متعلق تجاویز سرکاری خط کے ساتھ متعلقہ دفاتر کو پیش کرنا ہوں گی۔ اس پروگرام کی روزانہ نگرانی اور متعلقہ دفاتر کے ساتھ رابطے کے لیے ہر کالج کو ایک پروفیسر کو رابطہ افسر مقرر کرنا بھی ضروری ہوگا۔ طلبہ کی جانب سے مقررہ 120 گھنٹے کی عملی تربیت کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد متعلقہ دفتر کے سربراہ کے دستخط سے سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ اس سرٹیفکیٹ کا مقررہ نمونہ تربیت شروع ہونے سے قبل کالج کی جانب سے متعلقہ دفتر کو فراہم کرنا ضروری ہوگا۔ عملی تربیت کے دوران طلبہ کو متعلقہ دفتر کے دفتری نظم و ضبط، اوقات کار، اخلاقی اصولوں اور رازداری سے متعلق قواعد کی سختی سے پابندی کرنا ہوگی۔ اس سلسلے میں کالج کی جانب سے طلبہ کو ضروری ہدایات دی جائیں گی۔ عملی تربیت کے ذریعے طلبہ کو صرف کتابی علم تک محدود رہنے کے بجائے انتظامی کام کاج، ادارہ جاتی عمل اور کام کرنے کے طریقہ کار کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔ تعلیم اور عملی تجربے کو یکجا کرنے والا یہ منصوبہ طلبہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ ان کی روزگار حاصل کرنے کی صلاحیت میں اضافے کے لیے بھی اہم ثابت ہوگا۔ ضلع انتظامیہ نے ناندیڑ ضلع کے تمام متعلقہ کالجوں سے اپیل کی ہے کہ تیسرے سال کے طلبہ کو اس لازمی تعلیمی پروگرام کا فائدہ پہنچانے کے لیے ضروری کارروائی فوری طور پر شروع کی جائے۔

خدمت عزم مہم کے تحت دیگلور سب ڈویژنل دفتر میں چارہ خواندگی مہم کا انعقاد

ناندیڑ، 6 اکتوبر (نمائندہ): خدمت عزم مہم کے تحت 6 اکتوبر 2026 کو دیگلور سب ڈویژنل دفتر میں چارہ خواندگی مہم کا انعقاد کیا گیا۔ خشک سالی جیسی صورتحال اور ممکنہ چارہ قلت کے پیش نظر دستیاب چارے کا سائنسی اور مؤثر استعمال کرتے ہوئے مویشیوں کے لیے غذائیت بخش اور معیاری چارہ فراہم کرنے کے مقصد سے اس پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے اور چیف ایگزیکٹو افسر مہیش پاٹل کے تصور کے تحت اور ضلع کے ڈپٹی کمشنر محکمہ حیوانات کی رہنمائی میں منعقدہ اس پروگرام میں کم معیار کے چارے کی غذائیت بڑھانے کے لیے سویابین بھوسی پر یوریا کا عمل کر کے معیاری چارہ تیار کرنے کا عملی مظاہرہ کسانوں اور مویشی پالنے والوں کے سامنے کیا گیا۔ اس موقع پر یوریا کے ذریعے کم معیار کے چارے کی غذائیت، ہضم ہونے کی صلاحیت اور ذائقہ بہتر بنانے کا سائنسی طریقہ تفصیل سے سمجھایا گیا۔ اس کے علاوہ دستیاب چارے کا مناسب تحفظ، ذخیرہ اور سائنسی انتظام کرتے ہوئے چارہ قلت کے دوران اسے مویشیوں کے لیے مؤثر انداز میں استعمال کرنے کے بارے میں بھی رہنمائی کی گئی۔ اس موقع پر سب ڈویژنل افسر انوپ پاٹل، تحصیلدار سوریہ ونشی، نائب تحصیلدار سرکلواڑ اور مختلف محکموں کے سربراہان موجود تھے۔ یہ عملی مظاہرہ دیگلور کے اسسٹنٹ کمشنر محکمہ حیوانات ڈاکٹر آر۔ وی۔ سورے واڑ اور تعلقہ حیوانات افسر ڈاکٹر ایس۔ ایل۔ پاشم وار کی رہنمائی میں ڈاکٹر ایس۔ آر۔ بیگم نے کسانوں، مویشی پالنے والوں اور شہریوں کے سامنے پیش کیا۔ اس پروگرام کے ذریعے دستیاب چارے کے سائنسی انتظام کو چارہ قلت کا مؤثر حل قرار دیتے ہوئے پیغام دیا گیا۔

اورنگ آباد کے بنیادی و شہری مسائل پر ویلفیئر پارٹی کا اہم اجلاس

عوامی حقوق کی جدوجہد کو مزید مضبوط کرنے کا عزم

اورنگ آباد: ۶ر اکتوبر (راست): ویلفیئر پارٹی آف انڈیا کی جانب سے شہر کو درپیش سنگین شہری مسائل، عوامی حقوق اور متبادل سیاسی حل کے موضوع پر ایک اہم عوامی اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں مختلف سماجی، سیاسی اور عوامی تنظیموں کے ذمہ داران، کارکنان اور شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ویلفیئر پارٹی آف انڈیا مہاراشٹر کے ریاستی صدر جناب عبدالرحمن صاحب، ریاستی جنرل سکریٹری پروفیسر شیخ عاقب صاحب اور ریاستی جوائنٹ سکریٹری جناب ایس ایم صمیم صاحب نے کہا کہ اورنگ آباد شہر آج پانی کی شدید قلت، خستہ حال سڑکوں، ناکافی اسٹریٹ لائٹس، ناقص ڈرینیج نظام، کچرے کے بڑھتے ہوئے مسائل، بے گھر افراد کے لیے مناسب شیلٹرز کی عدم دستیابی، ٹوٹے ہوئے فٹ پاتھ، سرکاری تعلیمی اداروں کی کمزوری، خواتین و بچوں کی فلاح و بہبود کے ناکافی انتظامات اور دیگر بنیادی سہولیات کی کمی جیسے سنگین مسائل سے دوچار ہے۔ قائدین نے کہا کہ موجودہ میونسپل کارپوریشن اور ریاستی حکومت شہری مسائل کے حل میں مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ عوام کو صاف پانی، بہتر سڑکیں، معیاری تعلیم، صحت کی سہولیات، محفوظ ماحول اور باوقار زندگی فراہم کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے، لیکن افسوس کہ شہریوں کو اپنے بنیادی حقوق کے لیے مسلسل جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ شہر کے ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت، جوابدہی اور عوامی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔ خاص طور پر پینے کے پانی کی منصفانہ فراہمی، ڈرینیج اور سیوریج نظام کی بہتری، خواتین اور بچوں کے لیے فلاحی منصوبوں میں اضافہ، نوجوانوں کے لیے روزگار اور مہارت کی ترقی کے مواقع، سرکاری اسکولوں کی مضبوطی، غریب بستیوں کی ترقی اور شہری انفراسٹرکچر کی بہتری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس موقع پر آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے صدر اروند کامبلے صاحب، دیپک شندے صاحب، بھارت مکتی مورچہ کے علیار صاحب، آنند لوکھنڈے صاحب، معروف سماجی خدمتگار ضیا سر اور بھارت پگارے صاحب نے بھی خطاب کرتے ہوئے شہری مسائل کے حل کے لیے مشترکہ عوامی جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا۔ اجلاس کے افتتاحی کلمات اور پارٹی کی مختصر رپورٹ جناب کپیل انصاری صاحب (شہر صدر، ویلفیئر پارٹی) نے پیش کی، جبکہ نظامت کے فرائض جناب امجد صاحب (ضلع صدر، ویلفیئر پارٹی اورنگ آباد) نے انجام دیے۔ اظہار تشکر جناب ماجد قادری صاحب (ضلع نائب صدر) نے کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں اعجاز شاہین صاحب، انجینئر تقی صاحب اور دیگر پارٹی کارکنان و ذمہ داران نے اہم کردار ادا کیا۔ اجلاس کے اختتام پر یہ عزم ظاہر کیا گیا کہ ویلفیئر پارٹی آف انڈیا شہر کے عوام کے بنیادی حقوق، سماجی انصاف، شفاف طرز حکمرانی اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے اپنی جدوجہد کو مزید منظم اور مؤثر بنائے گی، اور شہری مسائل کے حل کے لیے عوامی آواز کو ہر سطح پر بلند کرتی رہے گی۔

لاتور کے وڈوال گاؤں میں پانی کا بحران

لاتور: ۶ر اکتوبر (نامہ نگار): لاتور ضلع کے وڈوال ناگ ناتھ گاؤں میں پانی کا بحران سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ تقریباً ۱۱ ہزار کی آبادی والے اس گاؤں میں کنوؤں اور بورویلز میں پانی کی سطح تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ لوگوں کو گھنٹوں قطار میں کھڑے رہنے کے بعد بھی صرف ۵ گھڑے پانی مل پا رہا ہے۔ بارش کی کمی کے باعث پانی کا بحران ابھی سے گہرا ہونے لگا ہے۔ چاکور تحصیل کے وڈوال ناگ ناتھ گاؤں میں حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ لوگوں کو پانی کے لیے دن رات کئی گھنٹوں تک قطار میں کھڑا رہنا پڑ رہا ہے۔ ایسے میں لوگوں کے سامنے پینے کے پانی کے ساتھ ساتھ گھر کی دیگر ضروریات پوری کرنے کا بھی بحران پیدا ہو گیا ہے۔

ٹی سی گم گئی

میری ناظمہ بیگم ولد یوسف خان کے نام کی ڈاکٹر اقبال ماڈل ہائی اسکول اردھاپور ضلع ناندیڑ کی جماعت چھٹی کی ٹی سی ناندیڑ تا اردھاپور سفر کے دوران کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتے زیل پر لا کر دے مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔
ناظمہ بیگم ولد یوسف خان
حیدر باغ نمبر 2 دیگلور ناکہ ناندیڑ

عبدالرحمن 8999942523
عبدالماجد 9545332211
زینت جیولرس
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وتر کی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار، ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony. Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔